رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۲۷۷

هو العلیم

العلم علمان علم الابدان و علم الادیان

طب جدید پنجابی کا نہایت دلچسپ اور مفید

ماہوار رسالہ

تبصرۃ الاطباء

جلد ۲ | مدیر حکیم احمد الدین موجد طب جدید | نمبر ۱

مقاصد رسالہ

(۱) علم علاج کے تمام مروجہ طریقوں مثل یونانی - ڈاکٹری - ویدک - ہومیوپیتھ وغیرہ کے اصولوں پر محققانہ و منقدانہ بحث کرنا اور انکے غلط مسائل کو پختہ دلائل کے ساتھ رد کرنا اور انکے صحیح مگر مختلف فیہ مسائل کو باہم تطبیق دیکر ایک جدید لیکن مکمل اور صحیح طب کا ملک میں قائم کرنا اس رسالے کا خاص اور پہلا مقصد ہوگا۔

(۲) انجمن خادم الحکمت کی طبی خدمات - جدید علمی نکات اور نئے نئے تجربات سے پبلک کو آگاہی دینا۔

(۳) مایوس العلاج مریضوں کو طب جدیدہ کے ماتحت صحیح مشورہ دینا۔

ہر قسم کی خط و کتابت و ترسیل زر پتہ ذیل پر ہونی چاہیئے

حکیم احمد الدین بانی انجمن خادم الحکمت

شاہدرہ لاہور

طبع زار ہند سٹیم پریس لاہور میں باہتمام ایس احمد علی چشتی پرنٹر چھپا اور حکیم احمد الدین ایڈیٹر نے شائع کی

قواعد رسالہ

(۱) یہ رسالہ ہر انگریزی ماہ کی ٹھیک یکم تاریخ کو دفتر سے شائع ہو جاتا ہے جن اصحاب کو رسالہ وقت پر نہ ملے تو دس تاریخ تک بھی اطلاع دیکر رسالہ منگوا سکتے ہیں۔ جو بیرنگ روانہ ہوگا۔ لیکن دس تاریخ کے بعد درخواست آنے پر قیمتاً مل سکیگا۔

(۲) عام سالانہ قیمت تین روپیہ۔ ممبران انجمن سے پانچ روپیہ سے دس روپیہ تک حسب استطاعت جو کہ ہر حالت میں پیشگی لی جائے گی۔ مابعد کا کوئی حساب نہیں ہے۔ قیمت فی پرچہ ۴ر

(۳) قیمت سالانہ بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں۔ یا وی۔ پی ارسال کرنے کی اجازت بخشیں بلا اجازت کسی نئے خریدار کے نام رسالہ وی۔ پی نہ ہوگا۔ منی آرڈر بھیجنے میں خریداروں کا خرچ ۲ر ہے۔ لیکن وی۔ پی کی وصولی میں ۴ر خرچ ہوگا۔ پس اپنا فائدہ سوچ لیں۔

(۴) تمام علمی سوالات مفت درج رسالہ ہونگے۔ لیکن تشخیصی سوالات جو کسی مریض کے متعلق طبی مشورہ کے رنگ میں ہوں وہ سوالات اگر تمام اطباء سے ہوں تو دو آنہ فی سوال اور اگر دیگر رسالہ سے خاص ہوں تو دو روپیہ فی سوال اسکے ہمراہ بھیجنا ضروری ہوگا۔ ورنہ تلف کر دیئے جائینگے۔ البتہ ممبران انجمن خادم الحکمت کے اپنے اور انکے اہل و عیال کے متعلق ایسے سوالات بھی مفت درج ہو سکتے ہیں۔

(۵) عام طور پر تبدیل مقام کے لئے اپنے ڈاک خانہ میں اطلاع کر دینی چاہئے۔ اگر ہمیشہ کے لئے یا کم از کم چھ ماہ کے لئے جگہ تبدیل کی ہو۔ تو دفتر کو آگاہ فرما دیا کریں تاکہ آپکا پتہ تبدیل کر دیا جائے ورنہ رسالہ نہ پہنچنے کا دفتر ذمہ دار نہ ہوگا۔

(۶) جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ یا لفافہ آنا چاہئے۔ ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف۔

(۷) نمونہ کا پرچہ ساڑھے چار آنہ کے ٹکٹ آنے پر روانہ ہو سکتا ہے۔

منیجر

حفظ صحت (از حکیم احمد الدین موجب طب جدید (مسلسل مضمون)

بار کی حرکت سے اپنے افعال میں بے ترتیب اور غیر معتدل حالت قبول کر لیتے ہیں۔
ں سے دوسرے اعضا کے افعال بھی لازماً اعتدال پر نہیں رہتے۔ پس جب اعضاء
م کے افعال میں نقص واقع ہو جاتا ہے۔ تو ان افعال غیر طبعی سے بعض علامات
ر طبعی کا پیدا ہو جانا لازمی ہے۔ پس وہی علامات غیر طبعی دوسرے لفظوں میں مرض کے
م سے موسوم کی جاتی ہیں۔ کیونکہ کسی نہ کسی علامت غیر طبعی یا بعض علامات غیر طبعی کو
ی مرض کہتے ہیں۔ علامات غیر طبعی کی مثال حارش۔ درد۔ ورم۔ جلن۔ سردی۔ گرمی خشکی۔
ی۔ جریان۔ رطوبات مختلفہ۔ بندش یا تناقص مفادہ قوائے جسمی میں سے کسی قوت کا کم و بیش
و جانا وغیرہ وغیرہ۔

حاصل کلام یہ کہ کھانے کے متعلق خاص طریقوں کی پابندی یا گرم و سرد مزاج کی
ندی حفظ صحت کے لئے ممد و معاون نہیں ہے بلکہ مریض کرنے میں امداد اور اعانت
تی ہے۔ پس طالب حفظ صحت کو اس سے پرہیز کرنا چاہئے۔ اور تمام مروجہ طریقوں کے
طابق تیار کی ہوئی سب غذاؤں کو بلا استثناء کے کھا لینا چاہئے۔ اور کبھی صرف
س ہی غذا پر مداومت نہ رکھنی چاہئے۔ آپ لوگوں (اطباء) نے اکثر مریضوں کو دیکھا
گا۔ کہ ایک ہی قسم کی غذائیں انکو موافق آتی ہے۔ اور دوسری قسم کی غذائیں ناموافق
ض لوگ تو یہی شکایت کرتے رہتے ہیں کہ ہمیں گرم چیز موافق نہیں نہیں آتی۔ اور
ض لوگ کہا کرتے ہیں کہ گرم چیزیں تو ہم کو ہضم ہو جاتی ہیں۔ لیکن سرد چیزیں سخت
موافق آتی ہیں۔ اور بادی کرتی ہیں۔ ایسے لوگوں کو آپ سالہا سال کے بعد بھی
چھینگے تو وہی حال ہو گا۔ جوں جوں علاج کرینگے جوں جوں مرض بڑھتا جائیگا۔ یہی
یہ ہے کہ مختلف مزاجیں مقرر کر دی گئی ہیں۔ جن کو گرم مزاج اور سرد مزاج کے نام
سے نامزد کیا کرتے ہیں۔ سو جو لوگ گرم مزاج کہلائے جاتے ہیں وہ بزعم خود سرد اور
ی چیزوں سے ہمیشہ اجتناب رکھتے ہیں۔ اور علیٰ ہذا سرد مزاج والے گرم اشیاء سے
ہیز رکھتے ہیں۔ ایسے لوگ جب کبھی بھی اپنے خلاف مزاج کوئی چیز کھا لیتے ہیں
دتاً ان کی طبیعت منغص ہو جاتی ہے۔ خواہ کسقدر علاج کرائیں۔ انکو شفا نہیں ہوتی
نی وہ چیزیں جو انکو ناموافق آیا کرتی تھیں وہ کسی علاج سے موافق نہیں ہو جاتیں

یا بلفظ دیگر یوں کہو کہ گرم مزاجوں کا خواہ کسقدر علاج کیا جائے انکو کبھی گرم اشیاء موافق نہیں ہوتیں۔ بلکہ ساری عمر انکو گرم اشیاء سے قطعی پرہیز رکھنا ضروری ہے۔ اسی طرح جو لوگ سرد مزاج ہو جاتے ہیں۔ انکو خواہ سارے جہان کی گرم دوائیں یکے بعد دیگرے دیتے جاؤ۔ لیکن ان کی یہ مزاج نہیں بدلتی بلکہ انکو طب قدیم کا حکم ہے کہ تم تمام سرد چیزوں سے بالکل روک دیئے گئے ہو۔ اگر تم اپنی زندگی سکھ اور آرام سے گذارنا چاہتے ہو۔ اگر تم اپنی صحت قائم رکھنا چاہتے ہو تو ساری عمر سرد چیزوں کے قریب تک نہ جاؤ ورنہ بیمار ہو جاؤ گے۔ گویا کہ قدیم علم طب مجبور ہے کہ کسی مزاج کو بدل سکے۔ اور جس کو کوئی چیز ناموافق آتی ہے اسکو موافق کر دکھائے۔ بلکہ عام طور پر اطباء کو دیکھا جاتا ہے کہ طب قدیم کی مقرر کردہ مزاجوں کے علاوہ اور بھی بہت سی مزاجوں کے قائل ہیں۔ مثلاً ایک شخص کو مولی (ترب) موافق نہیں آتی اگر پوچھو کہ یہ کیوں موافق نہیں تو جواب دینگے کہ اس کی مزاج کے خلاف ہے۔ اگر سوال کیا جائے کہ آیا بلغمی مزاج کو موافق نہیں یا کہ دموی کو یا کہ صفراوی اور سوداوی کو تو وہ کہتے ہیں نہیں یہ نہیں کہہ سکتے کہ کونسی مزاج کو ناموافق ہے۔ کیونکہ اکثر صفراوی مزاجوں میں بھی بعض ایسے ہیں جنکو مولی ناموافق آتی ہے اسی طرح ہو سکتا ہے کہ بلغمی مزاجوں میں سے کسی بلغمی مزاج کو بھی ناموافق آئے کیونکہ ان مشہور مزاجوں کے علاوہ بعض انسان ایسی مرکب مزاجوں والے بھی دیکھے جاتے ہیں جو کہ نہ محض صفراوی ہوتے ہیں اور نہ محض بلغمی یا سوداوی یا دموی بلکہ بعض خاص خاص ان کی مزاج ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بعض کو طبعی طور پر خاص چیز ناموافق ہوتی ہے۔ اور بعض کو دوسری کوئی خاص چیز۔ غرضیکہ کتابی علم سے مریضوں کا علم سینہ بسینہ اور بھی بڑھ گیا ہے۔ مگر یہ سب کچھ توہم اور اصولوں کی کمزوری کا نتیجہ ہے۔ طب جدید ایسی مزاجوں کی قائل نہیں بلکہ ایسے خیالات کو محض اوہام اور تخیلات سمجھتی ہے۔ طب جدید کے نزدیک تندرست وہ شخص ہے جس کو ہر ایک چیز ہضم ہو جائے۔ لیکن جس شخص کو بعض اشیاء ناموافق ہیں۔ ضرور اسکے کسی نہ کسی عضو کا فعل اعتدال کے درجہ سے اِدھر یا اُدھر ہوا ہوا ہے۔

اس واسطے اس جگہ دردوں کے باب میں ان دونو مرضوں کا کسیقدر ذکر کر دینا ضروری ہے۔ تاکہ درد معدہ کے علاج میں آسانی ہو۔ یاد رہے۔ کہ یہ دونو امراض بھی درحقیقت ایک ہی مرض ہے۔ صرف فرق یہ ہے کہ التہاب معدہ ابتدائے مرض ہے۔ اور ورم معدہ انتہا۔ کیونکہ ورم معدہ سے پہلے التہاب کا ہونا ضروری ہے۔ وجہ یہ کہ جب تک کسی عضو میں اجتماع خون نہ ہو ورم کیونکر پیدا ہو سکے۔ پس التہاب معدہ ایک طرح سے الگ مرض ہی ہے۔ جبکہ ورم تک نوبت نہ پہنچے اور ایک ہی مرض بھی ہے۔ جبکہ التہاب بڑھکر ورم ہو جائے۔ پس ورم کے لئے التہاب ضروری ہوا لیکن ہر ایک التہاب کے لئے ورم تک پہنچ جانا ضروری نہیں۔

اسباب۔ ان دونو امراض یعنی التہاب معدہ اور ورم معدہ کے اسباب ہمیشہ باہر سے ہی آتے ہیں۔ نہ کہ اندر سے اخلاط کی کمی بیشی کی وجہ سے جیسا کہ اخلاط وغیرہ کے ماننے والوں کا خیال ہے۔ سو باہر کے اسباب بھی اکثر ماکول و مشروب کے طریق پر ہی معدہ میں پیدائش مرض کا موجب ہوا کرتے ہیں۔ اس واسطے معالج کو چاہئے کہ جب التہاب معدہ یا ورم کے سبب درد معدہ معلوم کرے تو فوراً مریض کو ماکول و مشروب کے متعلق سوال کرے۔ سو اگر کسی چیز کے کھانے یا پینے کے ساتھ معاً درد کا پیدا ہو جانا مریض بیان کرے تو ثابت ہو جائیگا کہ کوئی اکال یا سوزش اور خراش پیدا کرنے والی چیز کھائی یا کھلائی گئی ہے۔ مثلاً سم الفار۔ دار چکنہ کوئی تیزاب کوئی سخت کھار مثل چونہ اور سجی وغیرہ۔ کیونکہ ایسی اشیاء اگر زیادہ مقدار میں کھا یا پی لی جائیں تو ان کی اکال اور سوزندہ تاثیر سے معدہ میں فوراً التہاب یا ورم ہو سکتا ہے۔ کیونکہ ایسے موقعہ پر جب کوئی اکال چیز مثل تیزاب یا سنکھیا یا دار چکنہ وغیرہ وغیرہ معدہ میں وارد ہو کر اپنے کیمیاوی فعل سے معدہ کو کھا جانا اور تباہ کر دینا چاہتا ہے تو طبیعت مدبرہ بدن جو کہ معدہ کی حفاظت پر ہر وقت مامور ہوتی ہے۔ فوراً خون کی کثیر مقدار معدہ کی طرف بھیج دیتی ہے۔ تاکہ دموی رطوبات وہاں اس سوزش کا مقابلہ کریں۔ پس پہلے اجتماع خون یعنی التہاب پیدا ہوتا ہے۔ جس کے دو نتیجے ہوا کرتے ہیں۔ یا تو قے شروع ہو جاتی ہے اور

یا وہاں معدہ میں خون کا انجماد ہوکر ورم ہوجاتا ہے۔ پس اگر ثابت ہوجائے کہ کوئی زہریلی مقدار میں دوائی کھائی گئی ہے۔ تو اسکا علاج زہروں کے علاج سے اخذ کریں جنکا بیان باب امراض تصادم میں مفصل مذکور ہوگا۔

لیکن اگر مریض یہ بیان کرے کہ کھانے کے کچھ عرصہ بعد درد پیدا ہوا ہے اور ماکول ومشروب کی اشیاء بھی دوائیہ یا مجہول الکیفیت نہیں بلکہ غذا کی قسم میں سے ہیں تو سمجھ لینا چاہیئے کہ بدہضمی کی وجہ سے التہاب معدہ یا ورم معدہ پیدا ہوا ہے۔ اور یہ حالت عموماً معدہ کی کمزوری سے پیدا ہوا کرتی ہے۔ کیونکہ جب معدہ اپنے اپنے فعل ہضم میں کمزور اور ناقص ہوجاتا ہے تو پھر وہ نرم اور لطیف اشیاء تو ہضم کرلیتا ہے۔ لیکن سخت اور لیسدار اشیاء کے ہضم کرنے سے قاصر ہوجاتا ہے پس جب کمزوری معدہ کا مریض کوئی ثقیل چیز کھا بیٹھتا ہے جو معدہ سے ہضم نہیں ہوسکتی۔ تو طبیعت مدبرہ بدن معدہ کو تقویت دینے اور حرکت میں لانے کے واسطے خون کو کثرت سے معدہ کی طرف بھیجتی ہے۔ نیز چونکہ معدہ میں وہ ثقیل غذا بہ سبب طبعی طور پر نہ ہضم ہونے کے اکثر نا طبعی کیفیات سے متکیف ہوجاتی ہے۔ اس واسطے بھی طبیعت مدبرہ بدن معدہ کی طرف خون وافر بھیجنا شروع کردیتی ہے۔ کیونکہ ہر ایک موذی چیز کو دفع کرنے کے واسطے طبیعت کے پاس خون ہی ایک آلہ ہے۔ جس سے اپنا بچاؤ کرنا چاہتی ہے۔ چنانچہ اجتماع خون ہونے کے سبب جب معدہ میں رطوبات دموی یعنی آب خون مترشح ہوکر زیادہ مقدار میں ہوجاتا ہے۔ تو بذریعہ قے کے وہ رطوبات بمعہ اس ناہضم شدہ طعام کے باہر پھینکدیتا ہے۔ اور معدہ کو آرام ہوجاتا ہے۔ لیکن کبھی اجتماع خون سے التہاب ہوکر درد پیدا ہوجاتا ہے۔ پس جب ثقیل غذا کھانے کے سبب پیٹ میں درد پیدا ہو تو سمجھ لینا چاہیئے کہ معدہ کمزور ہے۔ یا عادت سے زیادہ کھا جانے کی وجہ سے درد معدہ ہو تو یہی سمجھ لو کہ معدہ کی کمزوری کی وجہ سے اجتماع خون ہوکر درد پیدا ہوا ہے۔ کبھی اجتماع خون معدہ میں ہوجانے کے وقت کوئی رگ پھٹ جاتی ہے اور خون کی قے شروع ہوجاتی ہے۔ لیکن اسکا ذکر

مرکبات اشق

مرکب اول - ماء الاشج - شیرہ اشق - ایک حصہ اشق جوکوب اور تیس حصہ عمدہ عرق گاؤزبان لیکر پہلے اشق کو کھرل میں ڈال دیں - بعدہٗ عرق کو تھوڑا تھوڑا ڈالتے جائیں اور کھرل کرتے جائیں حتےٰ کہ سارا عرق خرچ ہو جائے اور عرق دودھ کے موافق بن جائے تو باریک کپڑے کی صافی میں چھان لیں -

خوراک ایک تولہ سے ۳ تولہ تک غرغرہ کے لئے بھی یہی مرکب استعمال کیا جاسکتا ہے -

مرکب دوم - لصقۃ الشج - لزوق اشق - ترکیب ڈیڑھ پاؤ اشق اور ڈیڑھ چھٹانک سیماب (پارہ) چار ماشہ روغن زیتون چار رتی آملہ سار - پہلے روغن زیتون کو گرم کرکے اس میں آملہ سار سائیدہ ملادیں اور کھرل کریں - جب باہم مل جاوے تو پھر اس میں پارہ ڈال کر کھرل کریں - یہاں تک کہ پارہ کے ذرات دکھائی نہ دیں - پھر اشق کو پگھلا کر ملائیں تاکہ تمام اجزا باہم بخوبی مخلوط ہو جائیں یہ مرکب صرف بیرونی طور پر اورام میں استعمال کیا جاتا ہے -

ترکیب استعمال یہ ہے کہ اسے نرم آنچ سے نرم کرکے لٹھ یا عمدہ کاغذ کے کسی ایسے ٹکڑہ پر پھیلا دیں جو کہ ورم کے بالکل مطابق آنے والا کاٹا گیا ہو کیونکہ اکثر ورم مختلف صورتوں کے اعضاء میں پیدا ہو جاتے ہیں - پس حسب شکل اس عضو کے گول ٹیڑھا اور ترچھا وغیرہ کاٹ کر اسپر لزوق ہذا کو بذریعہ حرارت کے نرم کرکے پتلا پتلا پھیلا دیں - اکثر یہ کام کسی چھری وغیرہ سے کیا جاتا ہے - ہاتھ سے پھیلانے میں بہت دقت واقع ہوتی ہے - وجہ یہ کہ جب لزوق اشق حرارت سے پگھل کر نرم ہو جاتا ہے - اس وقت سخت درجہ کا گرم ہوتا ہے تو اگر اسوقت ہاتھ سے پھیلانے کی کوشش کی جائے تو وہ گرم گرم حالت میں ہاتھ کے ساتھ چپک جاتا ہے - جس سے ایک طرف ہاتھ جل جاتا ہے اور دوسری طرف اس ٹکڑہ لٹھ یا کاغذ وغیرہ پر صفائی سے لگ نہیں سکتا - پس ہمیشہ یہ کام صاف چھری سے

لینا چاہیئے۔ اور وقت پھیلانے کے ذرا ہوا میں کھلا رکھیں تاکہ اس کی گرمی کم ہو جائے۔ لیکن اسقدر بھی سرد نہ ہو جائے کہ ماؤف جگہ پر چسپاں نہ ہو سکے۔ بلکہ اگر زیادہ سرد ہونے کی وجہ سے چپک نہ سکے تو اس ٹکڑہ کو آگ کے سامنے کرکے نرم کر لینا چاہیئے۔ پھر اسکو جائے ماؤف پر چسپاں کر دیں۔ اور خود بخود نہ اُتاریں جوں جوں ورم تحلیل ہوتا جائیگا توں توں وہ لٹھہ کا ٹکڑہ بدن پر سے خود بخود علیحدہ ہوتا جائیگا۔ اگر کسی وجہ سے یہ لزوق جلد اُتر جائے تو پھر اس کو گرم کرکے لگا سکتے ہیں۔ یا بدل سکتے ہیں۔

مواقعہ استعمال۔ عموماً لزوق اشق کا استعمال ہر قسم کی رسولیوں پر کیا جاتا ہے۔ پھر ان خنازیر پر جو مدت سے یکساں چلی آتی ہوں۔ اور مقرح نہ ہوں۔ پھر عظم طحال و عظم کبد میں پیٹ پر ان کے مقام کے اوپر لگایا جاتا ہے۔ جس سے پرانی پرانی سخت تلی جو تحلیل نہ ہوتی ہو۔ اور دیرینہ عظم کبد دور ہو جاتا ہے۔ پھر وجع المفاصل کے ورم میں جو سخت (صلب) اور پرانی قسم کا ہو بہت مفید ہے۔

یہ دوا ہر ایک مطب میں ہمیشہ موجود اور زیر استعمال رہنی چاہیئے۔ کیونکہ وقت پر اسکا بنانا مشکل ہوتا ہے۔ پس ایسی مفید چیز کو سب دوست ابھی سے تیار کر کے رکھ لیں۔ کارخانہ انجمن خادم الحکمت میں ہمیشہ یہ دوا موجود رہتی ہے۔ جو لوگ نہ بنا سکیں وہ بحساب چھ آنہ فی تولہ اور ڈیڑھ روپیہ فی چھٹانک کے منگوا سکتے ہیں۔

مرکب سوم۔ حب اشق۔

ترکیب۔ اشق ۳ تولہ۔ اجوائن خراسانی ۲ تولہ۔ پوست بیخ عشر ۱ تولہ۔ ان تینوں ادویہ کو باہم خوب کوٹ کر شہد میں گولیاں بقدر نخود بنائیں۔

خوراک ۲ گولی سے ۴ گولی تک ہمراہ پانی یا عرق و شربت مناسب کے دیں۔

مواقعہ استعمال۔ بلغمی دمہ اور بلغمی پرانی کھانسی کے مریض کو دن میں دو تین دفعہ ایک ایک خوراک اس دوا کی دینا چاہیئے۔ بہت ہی مفید اور مجرب ہے۔

پھر حجاب اوپر کو اُٹھتا ہے۔ تو جوف اکم ہو کر پھیپھڑے بھچ جاتے ہیں۔ اور اندر کی ہوا باہر خارج ہو جاتی ہے۔ یہی سانس لینے کی فلاسفی ہے۔ اور یہ سلسلہ سانس رات ہو یا دن۔ سوتے ہوں یا جاگتے۔ ہر وقت جاری رہتا ہے۔ اس بات کا تجربہ عام طور پر سکولوں میں بھی سانس کے اسباق پڑھاتے ہوئے کرایا جاتا ہے۔ مثلاً ایک بوتل جس کا پیندا (پیندا) نہ ہو (جو خاص اسی مقصد کے لئے ہی ہوتی ہے لیکر اس کے منہ پر ایک ایسا کاک لگاتے ہیں جس کے درمیان ایک سوراخ ہو پھر ایک ربڑ کا پھکنا لیکر اس کے مُنہ پر ایک نلی باندھ کر نلی کو بوتل کے اندر کی طرف سے کاک کے سوراخ میں دبا دیتے ہیں۔ اس صورت میں وہ پھکنا بوتل کے اندر آجاتا ہے۔ اب بوتل کے پیندے پر ایک ربڑ یا کوئی لچکدار چیز کس کر خوب باندھ دیتے ہیں (دیکھو شکل ہذا) اب پیندے کے ربڑ کو باہر کی طرف کھینچنے سے ہوا نلی کے ذریعے پھکنے میں داخل ہوتی ہے۔ کیونکہ پھکنے کے گرد بوتل کے اندر جو ہوا تھی اسکا دباؤ کم ہو جاتا ہے۔ اور باہر کی ہوا اندر داخل ہو کر پھکنے کو پھلا دیتی ہے۔ اور جب پیندے والی ربڑ کو اندر دباتے ہیں تو پھکنے کی ہوا باہر خارج ہو جاتی ہے۔ کیونکہ بوتل کے اندر پھکنے کے گرد جو ہوا ہوتی ہے۔ اس کا دباؤ زیادہ ہو جاتا ہے۔ علےٰ ہذا القیاس پیندے کے ربڑ کو اندر باہر کرنے سے پھکنے میں ہوا داخل خارج ہوتی رہتی ہے۔ اور اسکا حجم کم و بیش ہوتا رہتا ہے۔ یہی حال انسان کے جسم میں پھیپھڑے کا ہے جسم کا ڈھانچا بوتل سمجھو اور پھکنا پھیپھڑے۔ نلی

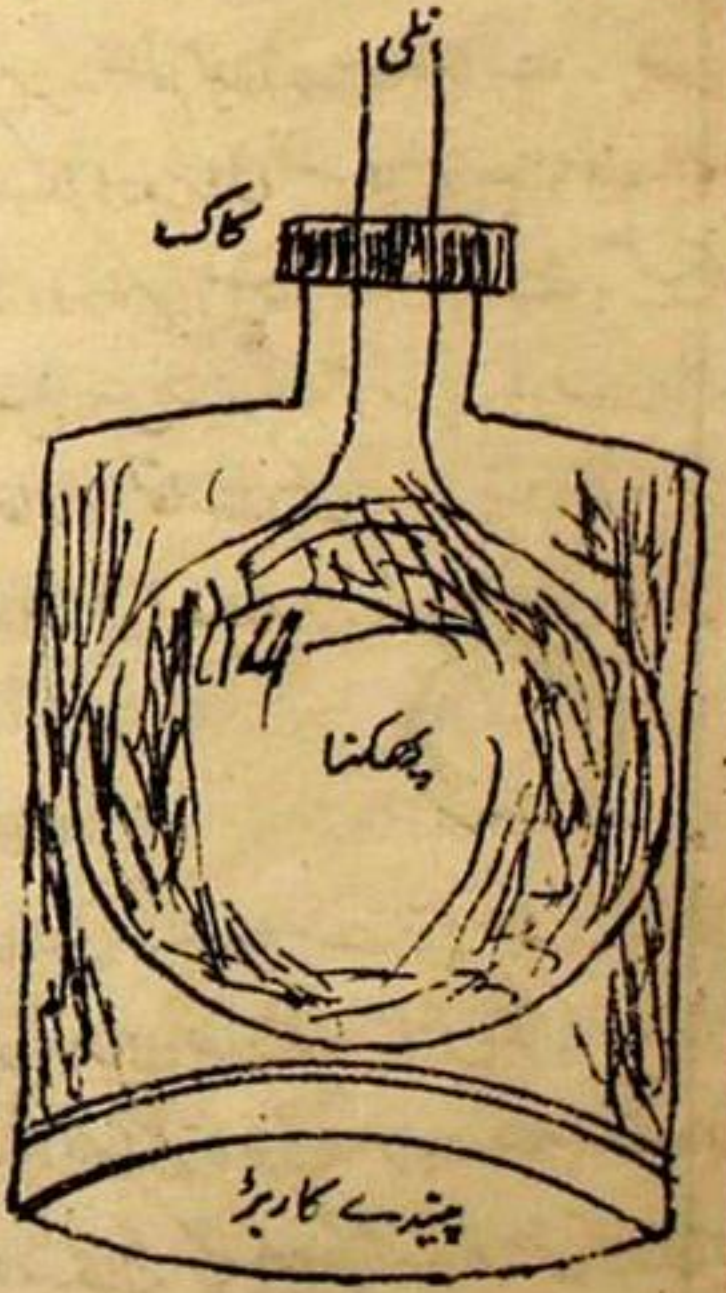

قصبہ ریہ۔ اور پیندے کا ربڑ حجاب حاجز ہے۔ رہی یہ بات کہ بچپن میں تنفس کی

حرکات زیادہ ہوتی ہیں۔ اور جوانی میں کم۔ سوال کی یہ وجہ ہے کہ بچوں میں حجاب حاجز کی وسعت کم ہوتی ہے۔ اس لئے زیادہ ہوتی ہیں۔ کیونکہ اس میں تھرتھراہٹ کا فاصلہ کم ہوتا ہے۔ اور جوانوں میں حجاب کی وسعت کے زیادہ ہونے کے سبب اس میں لچک تھرتھراہٹ کا فاصلہ زیادہ ہوتا ہے۔ اس کی مثال بعینہ جھولے کی سی ہے۔ تجربے کے طور پر دو دھاگے لیکر اس میں ایک ایک گیند یا گولا یا کوئی اور ایسی چیز ایک سرے سے باندھو۔ اور دوسرا ہاتھ میں پکڑ رکھو۔ یا کسی جگہ باندھکر لٹکا دو۔ ایک کا دھاگا لمبا اور دوسرے کا چھوٹا رکھو۔ پھر دونو لٹو یا گولے ایک ہی وقفہ ایک ہی وقت میں ایک سیدھ سے ہلاؤ۔ کہ جھولنے لگیں۔ آپ دیکھوگے کہ چھوٹے دھاگے والا گولا جلدی حرکت کریگا۔ بہ نسبت دوسرے کے۔ سبب یہ کہ اسکو ہلنے کو تھوڑا فاصلہ طے کرنا پڑتا ہے۔ بہ نسبت دوسرے کے۔ دیکھو شکل ہذا

شکل ۱

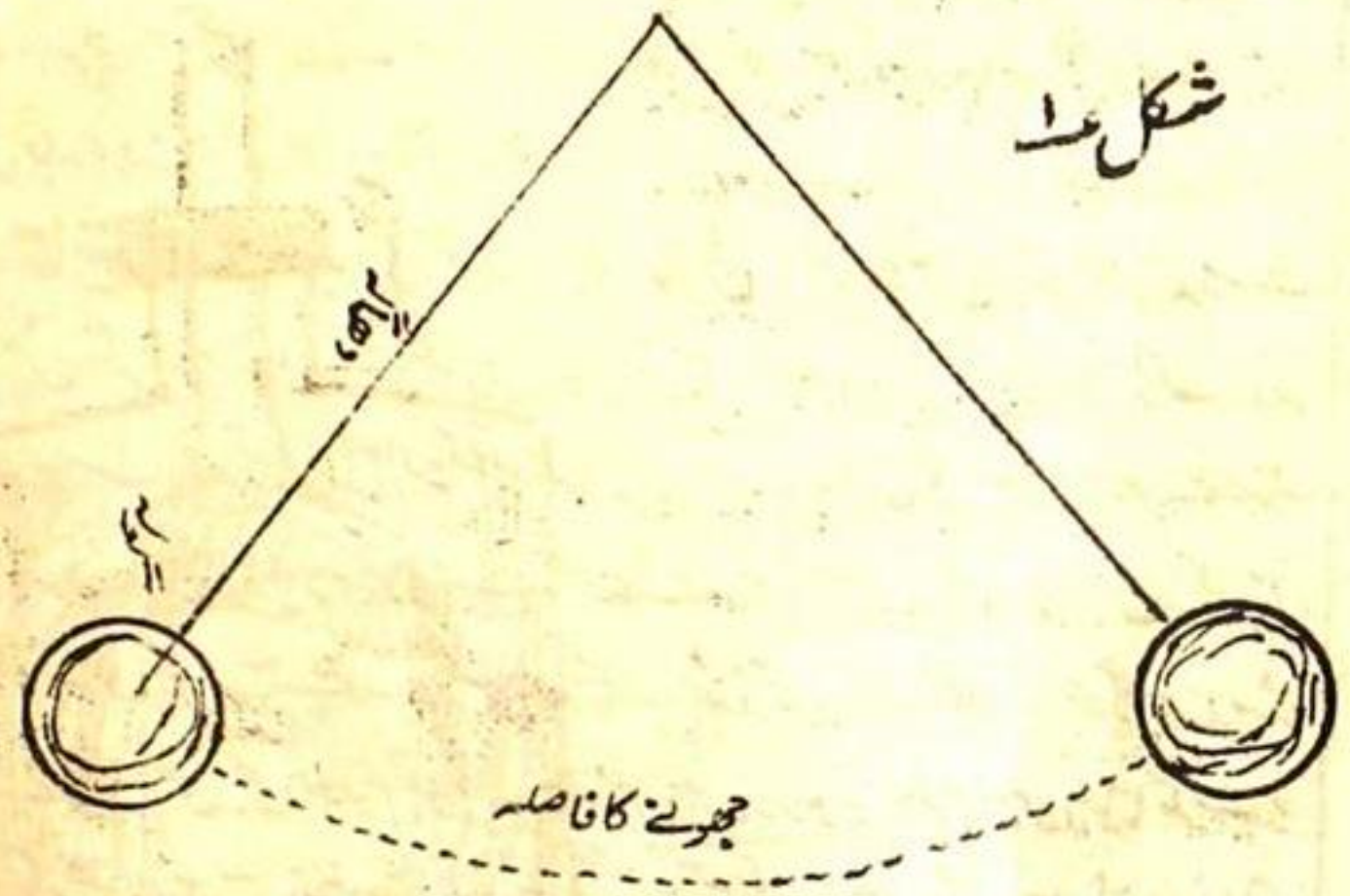

شکل ۲

سفوف بیشی

از مدیر رسالہ

پیشتر اس کے کہ سفوف بیشی کی ترکیب اور اس کے فوائد سے ناظرین کو آگاہ کیا جائے بہتر ہے کہ میٹھا تیلیہ (بیش) جس دوا سے سفوف بیشی بنایا جاتا ہے اسکا مختصر سا بیان کر دیا جائے۔ اور اس کی زیادہ مقدار اور کم مقدار کی تاثیرات کا علیحدہ علیحدہ ذکر کر دیا جائے۔

بیش یعنی میٹھا تیلیہ ایک نبات کی جڑھ ہے۔ جو کہ ہماری ملکی پیداوار ہے۔ جس کو ہندی میں بچھناک کہتے ہیں۔ کوہ ہمالہ کے کئی حصوں میں خود رد پیدا ہوتی ہے۔ اگرچہ اس کی ہر ایک جزو تاثیر کے لحاظ سے یکساں اثر رکھتی ہے لیکن اس جگہ صرف جڑھ کا ہی ذکر ہوگا۔

تاثیرات۔ بیرونی طور پر بطور مالش یا ضماد وغیرہ کے تمام تندرست جلد میں اگرچہ چنداں اثر محسوس نہیں ہوتا۔ تاہم ایک قسم کی ٹھنڈک اور جھنجھناہٹ اور تخدیر کی حالت کسی قدر ضرور ہوتی ہے۔ اس کی فسوار لینے سے نتھنوں کے اندر یہ تاثیر زیادہ ہوتی ہے۔ جس سے کچھ چھینکیں بھی آتی ہیں۔ لیکن پانی زیادہ جاری ہو جاتا ہے۔ اور کسی حد تک ٹھنڈک کے ساتھ ساتھ جھنجھناہٹ اور بے چینی سی بھی معلوم ہوتی ہے۔ جس میں درد تو معلوم نہیں ہوتا مگر گسیقدر جلن کی صورت میں تکلیف ضرور ہوتی ہے۔ آنکھوں میں لگ جانے سے پانی جاری ہو جاتا اور سخت تکلیف دہ آشوب چشم معلوم ہوتا ہے۔ منہ اور حلق کے اندر لگ جانے سے وہ جگہ بے حس اور سن ہو جاتی ہے۔ لیکن ساتھ ہی جلن سی بھی بہت معلوم ہوتی ہے۔ چھلی ہوئی جلد اور زخم وغیرہ پر لگانے سے اکثر اسکا اثر خون میں مل کر اندرونی تاثیرات ظاہر کر دیتا ہے۔

اندرونی۔ اندرونی طور پر اس کی بڑی خوراکوں سے ذیل کی علامات

ظاہر ہوتی ہیں۔ منہ میں جھنجھناہٹ اور سنسناہٹ پیدا ہو جاتی ہے۔ جو دیر تک رہتی ہے۔ اور لعاب دہن زیادہ پیدا ہوتا ہے۔ معدہ اور انتڑیوں میں سوزش اور خراش پیدا ہو جاتی ہے۔ جس سے متلی اور قے اور بالآخر اسہال آنے لگتے ہیں۔ اور پیٹ میں جلن پیدا ہوتی ہے۔ اور یہ تمام تاثیر اس کی براہ راست وارد بدن ہونے سے پیدا ہوتی ہے۔ لیکن جب اسکا اثر خون میں مل جاتا ہے تو مفصلہ ذیل اعضاء پر اسکا اثر ہوتا ہے

اعضاء متاثرہ۔ دل۔ پھیپھڑہ۔ اعصاب کی چھوٹی چھوٹی شاخیں۔ جلد عضلات اس دوا کے اثر سے متاثر ہو کر مفصلہ ذیل علامات کا اظہار کرتے ہیں۔

(۱) دل اس کی رفتار کم ہو جاتی ہے۔ حتے کہ بالکل مسترخی ہو کر نبض تصیر۔ بطی۔ اور غیر منتظم ہو جاتی ہے۔ یعنی نبض کی قوت اور رفتار اور تناؤ میں کمی آ جاتی ہے۔ مریض کو غش ہو جاتا ہے۔ پسینہ خارج ہونے لگتا ہے۔ اور حرارت بدن بہت کم ہو کر جلد سرد اور چپچپی ہو جاتی ہے۔ بالآخر دل انبساطی حالت میں ٹھیر جاتا ہے۔ اور انسان مر جاتا ہے۔

(۲) پھیپھڑہ کی حرکت کم ہو جاتی ہے۔ حتے کہ تنفس سست گہرا اور بے قاعدہ ہو جاتا ہے۔ یعنی سانس دیر دیر میں اور مشکل سے آتا ہے۔ اور بالآخر دم بند ہو کر موت آ جاتی ہے۔

(۳) اعصاب کے اختتامی سروں کو پہلے کسی قدر تیز کرتا ہے۔ مگر پھر سست کر دیتا ہے اس لئے ہر قسم کی دردوں میں اس کے استعمال سے تخفیف ہو جاتی ہے۔ مگر دماغ پر اس دوا کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ آنکھوں کی پتلیاں پہلے تو سکڑ جاتی ہیں لیکن بعد میں پھیل جاتی ہیں۔

(۴) جلد پر اسکا محرق اثر ہوتا ہے۔ لیکن یہ اثر براہ راست نہیں بلکہ دل کی حرکت کے کم ہونے سے عروق میں سے خون کی مائیت خود بخود شروع ہونے لگتی ہے۔

(باقی وارد)

مذاکرہ علمیہ اور نکات طبیہ

از موجد طب جدید

ناظرین سے پوشیدہ نہیں ہے کہ میری تحقیقات اور میرے تجربات محض اس رنگ میں نہیں ہوتے کہ صرف اسقدر لکھدیا جائے کہ فلاں ایک دوا یا فلاں نسخہ (چند ادویہ کا مرکب) فلاں مرض یا فلاں فلاں امراض میں مفید ثابت ہوا ہے۔ کیونکہ ایسے تجربات میں امکان ہوتا ہے کہ شائد محقق کو اس تحقیق میں غلطی لگی ہو مثلاً ایک دو جگہ جہاں اس نے یہ نسخہ آزمایا ہے۔ اتفاقیہ وہ مریض اس وقت قریب بصحت یا روبصحت تھے۔ جیسے کہ بحران کے وقت مریض کو کسی ایک شخص نے خاک کی چٹکی دے دی۔ اس سے تھوڑا عرصہ بعد جب مریض کا بخار اُتر جائیگا۔ تو تیماردار اور مریض دونو سی سمجھنے لگینگے۔ فلاں شخص نے جو دوائی دی ہے۔ اس سے آرام ہوا ہے ورنہ کتنے دن بخار زور شور سے ہو رہا تھا اور دیگر ادویات محض ناکارہ ثابت ہو چکی تھیں۔ حالانکہ بخار اس دوا سے ہرگز نہیں ٹوٹا اور نہ اس خاک کی چٹکی میں یہ اثر موجود تھا۔

بلکہ میری تحقیقات اس امر کو بھی ثابت کر دیتی ہے کہ فلاں دوا فلاں مرض میں کیوں مفید ہے۔ یعنی کسی دوا کے کسی مرض میں مفید ہونے کی وجہ بھی بتلا دی جاتی ہے جس سے دو فائدے حاصل ہوتے ہیں۔

(۱) وجہ اور کیفیت دوا بتلانے میں مرض کی کیفیت اور وجہ کا علم بھی حاصل ہو جاتا ہے۔

(۲) وہ دوا خاص اس کیفیت مرض کے لئے مخصوص سمجھی جاتی ہے۔ سو پھر جہاں وہ مرض اس کیفیت کی اور اس وجہ سے نہ ہوگی۔ وہاں معالج اس دوا کو مجرب نہ سمجھیگا۔ مثلاً درد سر دو قسم ہوتی ہے ایک وہ جو اجتماع خون سے ہو۔ دوم وہ جو کمی خون سے ہو جیسا کہ دونو قسم کی مرضوں کی علامات و علاج کسی پرچہ گذشتہ میں تحریر ہو چکے

ہیں - پھر اجتماع خون والی اور کمی خون والی دردسر دو قسم پر ہیں - اول وہ جس میں اجتماع خون یا کمی خون کے اسباب بھی سر پر وارد ہوئے ہوں جیسے سر پر دھوپ وغیرہ کی گرمی کا موثر ہونا یا سرد ہوا میں دیر تک سر ننگے رہنا وغیرہ - دوسرا یہ کہ اجتماع خون یا کمی خون کے اسباب سر پر وارد نہ ہوں - بلکہ جسم انسانی کے کسی دوسرے عضو کی افعالی بے اعتدالی سے سر میں اجتماع خون یا کمی خون پیدا ہوئی ہو جیسے ضعف جگر سے خون کم پیدا ہوتا ہے - اور آخر جسمانی کمی خون سے دماغی کمی خون پیدا ہو جاتی ہے - یا کہ قبض یعنی امعاء کی کمزوری سے دماغ میں اجتماع خون ہو جاتا ہے - پس کسی دوا کے متعلق صرف یہ لکھ دینا صحیح علم تک نہیں پہنچاتا کہ یہ دوا دردسر میں مفید ہے - کیونکہ شائد وہ کونسی دردسر تھی - اور کس قسم کی تھی - جس کو فائدہ ہوا - لیکن - اگر کسی دوا کے متعلق یہ ثابت ہو جائے کہ فلاں دوا سر میں اجتماع خون کو روک دیتی ہے - یا اجتماع شدہ خون کو منتشر کر دیتی ہے تو یہ دوا مخصوص ہو جائے گی - اس دردسر کے لئے جو اجتماع خون سے ہو رہی ہے - پھر اگر ثابت ہو جائے کہ یہ دوائی فلاں عضو کے فلاں افعال میں تغیر کر کے سر کے اجتماع خون کو کم کرتی ہے - تو اور بھی مخصوص ہو جائیگی - علیٰ ہذا القیاس ہر ایک مرض کی کیفیت اور ہر ایک نسخہ کی کیفیت کا علم حاصل کرنا نہایت ضروری ہوتا ہے -

سو آج میں کونین کے متعلق اپنی تحقیق اور اپنا تجربہ لکھنا چاہتا ہوں - اگرچہ میں جانتا ہوں کہ کونین ایک ایسی مشہور و معروف دوا ہے - جس کو تمام دید حکیم اور ڈاکٹر طبیبوں کے - لئے مجرب جانتے ہیں - اور سارا جہان اس کو استعمال کر رہا ہے - لیکن میں آپ کو باواز بلند سنانا چاہتا ہوں کہ ان میں سے کوئی فریق بھی اسکی کیفیت اثر سے آگاہ نہیں ہے - وئید اور حکیم لوگ تو اس کی حقیقت سے واقف ہو ہی نہیں سکتے تھے - کیونکہ ان دونو کے آباؤ اجداد نے نہ اس کے مزاج و افعال سے انکو آگاہ کیا اور نہ وہ خود آگاہ تھے - اور موجودہ وئید اور حکیم صاحبان میں سے آج کوئی بھی اس قابل نہیں ہے کہ کسی نئی دوا کے افعال و خواص اور مزاج وغیرہ کا تقرر کر سکے - لہذا کونین کے متعلق دونو فریق تو سوائے اسکے کہ ڈاکٹروں کی دیکھا

دیکھی اس دوا کو استعمال کر رہے ہیں - اور کچھ بیان نہیں کر سکتے - باقی رہے ڈاکٹر لوگ انکے آباؤ اجداد نے اس دوا کے تجربات کئے - اس کے خواص لکھے اور انہیں کی محنت ہائے شاقہ نے اس دوا کو دنیا میں مشہور کیا - اور ان کی طفیل سب تعلیم یافتہ لوگ بھی اس دوا کے اثرات سے متمتع ہونے کا فخر حاصل کر رہے ہیں -

لیکن آپ یاد رکھیں کہ ڈاکٹر صاحبان کا تجربہ اگرچہ اس دوا کے متعلق نہایت وسیع ہے اور اسقدر وسیع ہے کہ شائد دنیا میں کسی دوا کے متعلق بھی اسقدر انکو تجربہ حاصل نہیں ہے لیکن ہم میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اس کی کیفیت موثرہ سے تا حال وہ لوگ بھی محض لاعلم ہیں - یہی وجہ ہے کہ ڈاکٹر صاحبان اس دوا کے متعلق کہ یہ کس قسم کے تپوں میں مفید ہے - اختلاف رکھتے ہیں - بعض تو اسکو صرف نوبتی تپوں میں مفید سمجھتے ہیں - اور لازمی تپوں میں غیر مفید بلکہ مضر سمجھے ہیں - لیکن بعض ڈاکٹروں کا اعتقاد ہے کہ کونین جیسے نوبتی تپوں میں مفید ہے - ایسے ہی لازمی اور دائمی تپوں میں بھی مفید ہے - پھر بعض ڈاکٹر نوبتی تپوں میں سے محض ان نوبتی تپوں میں مفید سمجھتے ہیں - جو کہ ملیریا کے سبب سے ہوں - اور بعض ڈاکٹر ملیریا کی خاص دوا سمجھکر اور جراثیم ملیریا کی قاتل سمجھکر ہر قسم کے ملیریا تپوں میں خواہ نوبتی ہوں یا دائمی غیر مفید سمجھتے ہیں - بعض ڈاکٹر دوسرے تمام تپوں میں بھی مفید سمجھتے ہیں - حتیٰ کہ تپ دق جیسے تپ میں بھی مفید جانتے ہیں -

پس انکا یہ باہمی اختلاف یہ ضرور ثابت کرتا ہے کہ ڈاکٹر صاحبان بھی اس دوا کے اصل وجوہات موثرہ سے تا حال ناواقف ہیں - علاوہ اس باہمی اختلاف کے ایک اور چیز بھی ڈاکٹروں کی ناواقفی کو ظاہر کرتی ہے - اور وہ روزانہ مشاہدہ ہے جو ثابت کرتا ہے کہ ابھی ڈاکٹروں کو اس دوا کی کیفیت موثرہ معلوم نہیں ہوئی کیونکہ اکثر دیکھا جاتا ہے کہ بہت سے مریض جن کو کونین کھلائی اور پلائی گئی تھی - اسکے اثرات سے بجائے فائدہ کے سخت قسم کی تکلیفوں میں گرفتار ہو گئے - کسی کو پیچش ہو گئی کسی کو اسہال شروع ہو گئے - کسی کو درد سر و دوران سر لاحق ہو گئے وغیرہ ذالک - حتےٰ کہ وہ بیچارے مریض ان مفرات سے تنگ آکر حکیموں اور ویدوں کے سامنے

ڈاکٹروں کو ہزار ہزار بے نقط سُناتے ہیں۔ اسپر حکیم اور ویدصاحبان کا بھی داؤ بھر جاتا ہے۔ ایسے موقعہ کو غنیمت سمجھکر وہ بھی ڈاکٹروں کی ہزیمت وہجو میں کوئی کسر باقی نہیں رکھتے۔

پس ڈاکٹروں کا ایسے مریضوں میں اس دوا (کونین) کا استعمال کرنا جن میں بجائے فائدہ کے اُلٹا نقصان کرے۔ یہ مشاہدہ بھی ثابت کرتا ہے کہ انکو ابھی تک اس کے خاص محل استعمال کا علم نہیں ہے۔

میں نے اس دوا پر بہت غور و فکر سے تجربات کئے ہیں اور اس کی کیفیت موثرہ کی تلاش میں نہایت سعی و محنت سے کام لیا ہے کہ یہ مفید کیوں ہے اور مضر کیوں ہے۔ اول اول جب میں محض یونانی طریق علاج کا عامل اور مزاج و اخلاط کے گورکھ دھندہ کا قائل تھا۔ اس وقت بھی اس پر غور کیا اور دیگر اطباء سے بھی اس کے متعلق استفسار کرتا رہا۔ مگر کچھ بھی ثابت نہ ہو سکا۔ کیونکہ کوئی اس کو گرم سمجھکر اس کی حرارت کو مضر خیال کرتا۔ کوئی اسکو چہارم درجہ کی بارد تصور فرماکر اس کی سمیت کو مضر سمجھتا۔ اس کے بعد پھر میں نے ڈاکٹری کی طرف رُخ کیا تو ادھر بھی اسی جھگڑہ اور اختلاف کو دیکھا جسکا ذکر ابھی کیا گیا ہے۔ تو اس طرف سے بھی مایوسی ہوئی۔ بالآخر میں نے جب اپنا ایک اصول مقرر کر لیا یعنی افعال الاعضاء کی تھیوری جب قائم ہو گئی۔ تو پھر میں نے اس پر غور کرنا شروع کیا کہ کونین جو کہ عام طور پر تپوں میں مفید ہے وہ کیوں مفید ہے کس عضو کے کس فعل پر موثر ہو کر وہ تپوں میں مفید ہے۔ اور کیا وجہ ہے کہ وہ بعض مریضوں کو بجائے مفید ہونے کے مضر ہو جاتی ہے۔ سو خدا کے فضل و کرم نے میری محنت کو رائگاں نہ جانے دیا۔ اور اس دوا کی کیفیت موثرہ میری سمجھ میں آ گئی۔ اور وہ درج ذیل ہے۔

یاد رہے کہ کونین کا اثر پہلے معدہ و امعاء پر اور پھر دماغ پر ہوتا ہے۔ اور ان تینوں اعضاء میں اس کے کھانے سے دوران خون زیادہ تیز ہو جاتا ہے۔ جس کے دلائل حسب ذیل ہیں۔ اول یہ کہ جب اس دوا کی بہت بڑی خوراک کسی شخص کو دی جاتی ہے تو تھوڑے عرصہ بعد اس کو پیاس شروع ہو جاتی ہے۔ اور معدہ میں بیچینی

اور گھبراہٹ پیدا ہو جاتی ہے۔ اور اکثر اوقات قے بھی ہو جاتی ہے۔ اور یہ تمام علامات معدہ میں اجتماع خون کے ہیں۔ پھر اکثر اشخاص کو جنہیں کونین زیادہ مقدار میں دیجائے۔ امعاء میں سوزش ہو کر دست جاری ہو جاتے ہیں۔ یا زحیر اور پیچش شروع ہو جاتی ہے۔ جو امعاء کے اندر اجتماع خون کی علامات ہیں۔ اس کے علاوہ کونین کے زیادہ استعمال کی علامات میں سے دوران سر۔ صداع۔ کانوں میں شور و غل اور آنکھوں کا بوجھل ہونا اور نظر کی کمی۔ یہ ایسی علامات ہیں جو ثابت کر دیتی ہیں کہ اس دوا کی تاثیر سے سر کی طرف بھی دوران خون زیادہ ہو جاتا ہے۔

ان تینوں اعضاء میں خون کی زیادہ آمد اور اجتماع ہونے کا نتیجہ یہ ہونا ضروری ہے کہ جسقدر خون اعتدال سے زیادہ ان اعضا میں جمع ہو گا۔ اسیقدر دیگر ہمسایہ اعضاء میں کمی خون پیدا ہو گی۔ اور جسقدر اعضاء مذکورہ کی عروق بوجہ اجتماع خون کے پھیل کر موٹی ہو جائینگی۔ اسیقدر دیگر اعضاء احشائیہ کی عروق بسبب کمی خون کے باریک ہو جائینگی۔

نتیجہ یہ نکلا کہ وہ تپ جو معدہ و امعاء اور سر میں اجتماع خون ہونے کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ ان میں کونین مضر ہے۔ کیونکہ وہ اسباب تپ کو زیادہ کرتی ہے۔ یعنی معدہ و امعاء میں اجتماع خون اور انجماد خون (شورات دل) دانے تپوں میں کونین نقصان دہ ہے۔ لیکن وہ تپ جن میں جگر اور طحال کے اندر اجتماع خون ہوتا ہے۔ ان میں یہ دوا مفید ہے۔ کیونکہ اس دوا سے خون کا رجحان اور اجتماع معدہ و امعاء اور دماغ کی طرف ہو کر جگر اور طحال کی طرف سے خون کم ہو جائیگا۔ پس جب اس تپ کا سبب زائل ہو جائیگا۔ تو پھر بخار کیونکر ہو سکتا ہے۔ لیکن بعض اوقات ملیریا کے دنوں میں جب جگر یا طحال میں خون کا اجتماع ہوتا ہے تو ساتھ ہی معدہ یا امعاء میں بھی اجتماع خون ہو جاتا ہے۔ ایسے موقعہ پر اگر کونین کا استعمال کرایا جائے تو نتیجہ یہ ہو گا کہ اگر مریض کے معدہ میں اجتماع خون ہو گا تو اسے قے ہو جائیگی۔ اور اگر امعائے علیا میں اجتماع خون ہو گا۔ تو کونین کے کھلانے سے اسہال ہونے لگینگے۔ اور اگر امعاء سفلی میں اجتماع

خون ہوگا تو پیچش شروع ہو جائیگی۔ اور اضطراب گرمی بے چینی اور گھبراہٹ ہر ایک میں کم و بیش ہوگی۔ مگر معدہ کے مریض کو یہ علامات تکلیف دہندہ زیادہ ہونگی۔ اگر محض جگر اور طحال میں ہی اجتماع ہوگا تو پھر کونین کے دینے سے ایک ہی خوراک میں یا دو چار خوراکوں میں یقیناً بخار اُتر جائیگا۔ اور کونین ذرہ بھر گرمی نہیں کریگی خواہ وہ آدمی یونانیوں کے نزدیک سفراوی آدمی ہی کیوں نہ ہو۔ جسکے بشرے سے زردی ٹپک رہی ہو۔ آنکھ اور زبان بھی زردی مائل ہو رہے ہوں۔ مگر کونین سے اسے گرمی ہرگز نہ ہوگی۔ بلکہ اسکو چند یوم کونین دیتے رہنے سے اسکی تمام صفرا دور ہو جائیگی گویا کہ اس کو شربت بزوری پلایا جا رہا ہے۔ وجہ یہ کہ زردی چہرہ اور آنکھ اور زبان و تلخ دہن وغیرہ علامات جنکو یونانیوں نے صفرا کی علامات مقرر کیا ہے۔ وہ درحقیقت جگر کے اندر خون کے زیادہ اجتماع سے پیدا ہوتی ہیں۔ اور وہ اس طرح کہ جب جگر میں دوران خون تیز ہو جاتا ہے اور دو تین روز تک جگر میں اجتماع خون ہوتا رہتا ہے۔ تو جگر بہ سبب کثرت کام کے تھک جاتا ہے۔ اور خون میں سے صفراء کو علیحدہ نہیں کر سکتا۔ پس صفراء خون میں بڑھ جاتا ہے۔ لیکن جب ہم کونین کھلا کر مریض کے معدہ و امعاء اور دماغ کی طرف خون کا دوران تیز کر دینگے۔ تو جگر کی طرف خون کم ہو جائیگا۔ اور جگر اپنے فعل میں تیز ہو کر تمام صفرا کو چند یوم میں بدن سے خارج کر دیگا۔ اس وقت وہ رنگت کی زردی بھی دور ہو جائیگی۔ غرضکہ کونین نہ تو بقول یونانیاں صفراوی لوگوں کو مضر ہے۔ اور نہ بقول ڈاکٹران بعض خاص مزاج کے لوگوں میں مضر ہے جس مزاج کو شخص کرنے کے واسطے ڈاکٹروں کے پاس کوئی علامت نہیں سوائے اس کے کہ جس شخص کو اس دوا سے کوئی تکلیف ہوئی وہ اس خاص مزاج کا آدمی بن گیا ورنہ خیر۔ لیکن طب جدید ایسے اندھا دھند علاج کو مکروہ جانتی ہے۔ جس کے انجام کا پتہ نہ ہو کہ مفید ہوگا یا مضر۔ اس لئے اس نے خاص علامات مقرر کی ہیں۔ جس سے پتہ لگ جاتا ہے کہ اس مریض تپ کو کونین مفید ہوگی یا مضر اور اگر مضر ہوگی تو کیا ضرر کریگی۔ چنانچہ وہ علامات ذیل میں تفصیل وار

درج ہیں۔ جس مریض کے سر میں درد ہو کانوں میں شور و غل اور مختلف آوازیں آتی ہوں چہرہ ملخ ہو۔ کنپٹی کی شرائیں تڑپتی ہوں وغیرہ وغیرہ علامات اجتماع خون سر میں موجود ہوں جنکا ذکر تفصیل سے گذشتہ کسی رسالہ کالم امراض الاوجاع درد سر کے بیان میں ہو چکا ہے تو ایسے مریض کو کونین مضر ہوگی اور مضر بھی دماغ کو ہوگی ممکن ہے کہ کونین کے استعمال سے مرسام ہو جائے۔ اسی طرح جس مریض کو بے چینی تہوع۔ قے۔ گھبراہٹ۔ سخت پیاس ہوگی۔ اسکو بھی مضر ہوگی۔ کیا تعجب کہ اسکے استعمال سے مریض کو قے الدم کی مرض ہو جائے یا دیلتہ المعدہ بن جائے اسطرح نفخ اور قراقر اور مغص اور زحیر والے مریض بخار کو مضر ہوگی۔ ایسے مواقعہ پر مسکنات معدہ مثل طباشیر وغیرہ کونین سے بڑھکر مفید ہوا کرتی ہیں۔ نہ کہ معدہ و امعاء میں خراش کرنے والی اشیاء جیسے کونین۔ پس طب جدید کا عامل ایسے مواقعہ پر ہرگز ہرگز کونین کو استعمال کرا کے مریض کی مرض کو زیادہ کرنے کا ناقابل عفو گناہ نہیں کر سکتا۔ جیساکہ اس اصول سے ناواقف اطباء و ڈاکٹران سے عموماً سرزد ہوتے رہتے ہیں۔ نیز طب جدید کا عامل ڈاکٹروں کی طرح ہر ایک قسم کے ملیریائی بخاروں میں کونین دینے کا ہی محتاج نہیں کہ جس جگہ کونین دستیاب نہ ہو۔ ایک لائق سے لائق ڈاکٹر بھی وہاں تپ کی نوبت کو روکنے کے واسطے شش و پنج میں پڑھ جائیگا۔ کہ اب کیا دیا جائے۔ طب جدید کا معالج چونکہ جانتا ہے کہ پینے کونین سے بھی معدہ و امعاء وغیرہ میں خون کا دوران تیز کرنا ہے۔ اس واسطے وہ دوسری اشیاء سے بھی کام لے سکتا ہے۔ جن کے استعمال سے معدہ و امعاء میں دوران خون تیز ہو سکتا ہے۔ چنانچہ ویدک نسخہ جات جنکو چوراکس کے نام سے وہ لوگ موسوم کرتے ہیں۔ استعمال کر کے نوبت تپ کو روک سکتا ہے۔ کیونکہ ان میں ہڑتال طبقی یا نیلا تھوتھ وغیرہ اجزاء کی ملاوٹ ہوتی ہے۔ انکے کھلا دینے سے بھی فوراً معدہ و امعاء میں اجتماع خون ہو سکتا ہے۔ اور تپ کی نوبت اسی دن رک جاتی ہے۔ اور جگر کا دوران خون کم ہو جاتا ہے۔ اور اس طرح اس مریض کی صفراء بھی کم ہو جائیگی۔ کیونکہ جگر کی

تکلیف رفع ہوکر اسے طاقت مل جائیگی۔ پس ایسے علاج کو دیکھکر ایک طرف ڈاکٹر صاحب حیران و پریشان ہونگے کہ ہیں کونین کے سوا بھی ایسی موثر اشیاء ہیں۔ تو دوسری طرف یونانی حکیم صاحب بھی انگشت بدنداں ہونگے۔ کہ بغیر تسہیل اور تنضیج اور مسہل صفرا کے اس مریض کی صفرا کدھر چلی گئی۔ اور کیسے مریض کو آرام ہوگیا۔ اور تپ کیوں رفع ہوگیا۔ ہاں وید صاحب خوش ہونگے کہ طب جدید کا عامل بھی ہماری امداد سے آخر دونو پر غالب آیا۔ ٹھیک ہے ہم ہر ایک طب کی امداد کے ممنون ہیں۔ مگر ہم کسی کی دواسازی کے محتاج نہیں۔ ہم جو رانکس کے علاوہ صرف کالی مرچ سے وہی کام لے سکتے اور درج وغیرہ سے بھی بلکہ جالگوٹہ اور تربد اس وزن میں دیدیں کہ اسہال نہ لائے تو بھی وہی فوائد حاصل کرسکتے ہیں۔ کیونکہ جب کوئی مسہل اسہال نہ لائے تو بھی معدہ و امعاء میں اجتماع خون ضرور ہو جاتا ہے۔

احمد الدین

مراسلات

مراسلہ ۱

جدید تجربہ

سفوف سمی کا بدل مبرّا از سمیات

(از جناب حکیم لالہ سری رام صاحب دوساجھہ۔ ڈائرکٹر و پروپرائٹر شرطیہ شفاخانہ کائین نور۔ ضلع انبالہ)

سفوف سمی مندرجہ رسالہ تبصرۃ الاطباء ماہ اگست ۱۹۲۱ء تیار کرکے استعمال کیا گیا۔ جن جن امراض کے لئے مفید بیان کیا گیا ہے۔ گو مفید ثابت ہوا۔ مگر جیسا کہ تحریر فرمایا ہے۔ کہ

(۱) چونکہ براہ راست اس دوائی کا اثر معدہ و امعاء پر ہوتا ہے۔ اس لئے

آلات القذا کے امراض میں نہایت سریع اور تیر بہدف ہوتا ہے۔ جس سے منہ
مین معدہ و امعاء کے امراض میں فائدہ ظاہر ہوتا ہے۔ مثلاً صفراوی قے اور
صفراوی دستوں میں جن کی علامات یہ ہوتی ہیں۔ کہ زرد رنگ کی قے اور اسہال
ہوتے ہیں۔ بلکہ بسا اوقات خون آمیز قے و دست آجاتے ہیں۔ پیٹ میں درد
بھی معلوم ہوتی ہے۔ اور سب سے بڑی علامت یہ ہے۔ کہ مریض کو گھبراہٹ
اور قلق و اضطراب بہت ہوتا ہے۔ اس وقت ایسے مریض کو سم الفار کی ایک
خوراک دیدینا گویا آبحیات پلا دینا ہوتا ہے۔ دوائی اندر جاتے ہی سکون و
آرام دیدیتی ہے۔ اور قے۔ دست۔ درد۔ قلق۔ اضطراب وغیرہ کافور ہو جاتے
ہیں۔ اور معلوم بھی نہیں ہوتا۔ کہ وہ صفرا جسکا ابھی اسقدر زور تھا۔ وہ کہاں
غائب ہوگیا۔ پھر یہ بھی جاننا چاہیئے۔ کہ ضروری نہیں ہے کہ دست و قے اکٹھے
ہوں۔ تو یہ دوائی مفید ہوگی۔ بلکہ خواہ قے ہو یا صرف اسہال خواہ ساتھ تپ بھی
شامل ہو یا نہ ہو۔ یہ دوائی بہر صورت اکسیر ثابت ہوگی۔ علاوہ ازیں مریض ہیضہ
وبائی میں دست و قے روکنے کے لئے شائد اس سے بڑھ کر کوئی بھی دوائی نہوگی
یہاں تک کہ جب ہم ہیضہ والے کو یہ دوائی دیتے ہیں۔ تو ہمیں یہ فکر نہیں ہوتا
کہ شائد دست و قے بند ہوں کہ نہ ہوں۔ بلکہ ہمیشہ یہ فکر ہوتا ہے۔ کہ یہ دوائی
زیادہ استعمال نہ ہو جائے۔ جس سے یک لخت ہی قے و دست ہو کر مریض کے
لئے کسی اور تکلیف کا باعث نہ ہو۔ غرضیکہ مرض ہیضہ کے لئے نہایت ہی سریع التاثیر
چیز ہے۔ علاوہ ازیں اس درد معدہ میں جو التہاب معدہ کی وجہ سے ہو۔ کہ
جس میں بے چینی اور پیٹ میں گرمی معلوم ہوتی ہو۔ اور کبھی غذا کھانے کے بعد
قے یا دست ہو جاتے ہوں۔ ایسے درد شکم میں بھی اس کا استعمال بہت
مفید ہے۔"

اگر سفوف سمی کی بجائے چوب صندل سفید۔ کچور۔ زہر مہرہ۔ دریائی نارجیل۔
مجرالیہود کو پتھر پر گھس کر مصری ملا کر مریض کو پلائیں اور آزمائیں۔ نتیجہ سے بذریعہ
رسالہ تبصرۃ الاطباء مطلع فرماویں کہ قدرت کاملہ کی شان کبریائی ظہور میں آتی ہے۔

مریض ہیضہ کو یہ فکر بھی لاحق نہیں ہوگا۔ کہ اگر زیادہ دوائی استعمال کی گئی۔ تو یک لخت دست و قے بند ہوکر مریض کے لئے کسی اور تکلیف کا باعث نہ ہو۔ جب ہمارے پاس بیضر مبرا از سمیات کم خرچ بے خطر نسخہ جات موجود ہوں۔ تو ہمیں کیا ضرورت ہے۔ سمیات کو لائسنسدار سے خریدتے پھریں۔ اور خوبی یہ کہ اگر خدانخواستہ تھوڑی سی غلطی بھی ہو جائے۔ تو بس مریض راہی ملک عدم ہو جائے۔ طب جدید کو چاہئے کہ نسخہ جات سادہ۔ سمیات سے بری اور معدنیات کشتہ جات سے پاک علم سائنس کے ترازو آیورویدک۔ یونانی۔ ڈاکٹری کی آخری تحقیقات ہے۔ سے وزن کرکے انتخاب کرنے چاہئیں۔ لفظی تعریف کی ضرورت نہیں۔ سفوف سمی کے فوائد اور مندرجہ بالا نسخہ کے فوائد تجربہ سے ظاہر ہو سکتے ہیں۔ گو سفوف سمی راقم نے تیار کرکے استعمال کیا۔ لیکن نتیجہ اس سادہ نسخہ کے برابر نہ پائے گئے۔ تبصرۃ الاطباء کی بہتری کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے چند الفاظ رقم کرکے ارسال خدمت ہیں۔ پبلک کے افادہ کے لئے شائع فرماکر ممنون فرماویں۔ (سریرام)

(حکیم لالہ سریرام صاحب دوساجھ نے اس مضمون کے لکھنے میں نہایت تعجیل[1] (جلد بازی) مبالغہ[2]۔ خلاف واقعہ[3]۔ بد دیانتی[4] اور سراسر جھوٹ[5] سے کام لیا ہے۔ جو کہ ایک مہذب انسان کے شایاں شان نہیں ہے۔

تعجیل، اس لئے کہ یہ مضمون آپ کی طرف سے بذریعہ ڈاک مجھے ماہ اگست کے پہلے ہی عشرہ میں مل گیا تھا۔ حالانکہ سفوف سمی کا مضمون اکتوبر کے مہینہ میں جاکر ختم ہوا گویا کہ مضمون کی ابتدا ہی میں حکیم صاحب نے اسکا گلا گھونٹنا چاہا اور قبل از وقت یعنی مضمون کے لکھے جانے اور چھپنے سے پہلے ہی اسکی تردید شروع کردی۔ گویا کہ پیش از مرگ واویلا کی مثل کو سچا کر دکھایا۔ **مبالغہ** اس لئے کہ انہوں نے اپنے نسخہ کی نہایت بڑھ بڑھ کر تعریف کی۔ حالانکہ اس میں وہ خوبیاں نہیں ہیں۔ مثلاً حکیم صاحب ظاہر فرماتے ہیں کہ یہ نسخہ سفوف سمی کا بدل ہے اور مقابلہ میں اس سے کئی درجہ اچھا ہے۔ حالانکہ سفوف سمی سے اعلا تو کجا اسکے

مقابلہ میں اس نسخہ کو پیش کرنا بھی نادانی اور جہالت ہے۔ سفوف سمی ایک ایسی دوا ہے جس کے تجربہ میں مینے پورے دس سال خرچ کئے ہیں۔ اور اکثر امراض میں مینے اسے متعدد دفعہ استعمال کر کے مفید دیکھا ہے۔ اس کے فوائد جو مینے تحریر کئے ہیں علاوہ اپنے تجربات کے مختلف مذاہب طبیہ کی کتابوں سے بھی اس کی شہادت دلا سکتا ہوں۔ پھر علاوہ کتب طبیہ کے اکثر ممبران انجمن خادم الحکمت بھی ان فوائد کی بارہا تصدیق کر چکے ہیں۔ جن کے مضامین وقتاً فوقتاً ماہوار رسالہ رفیق حیات قادیاں اور رسالہ المعالج امرتسر میں شائع ہو چکے ہیں۔ اور اب بذریعہ رسالہ تبصرۃ الاطباء کے شائع ہو رہے ہیں۔ اور میں دیکھتا ہوں کہ کوئی مہینہ خالی نہیں جاتا کہ کوئی نہ کوئی تصدیق اس نسخہ بے نظیر کی ہمیں موصول نہ ہو جاتی ہو۔ اگر وہ تمام خط و کتابت شائع کی جائے جو سفوف سمی کے متعلق دوستوں کی طرف سے ہوتی رہی ہے۔ تو رسالہ کے دو تین نمبر اس کام کے واسطے وقف کرنے پڑینگے۔ مگر نہیں ہم صرف ایک تازہ کارڈ کی نقل شائع کر دیتے ہیں جو اس مضمون کے بعد ہمیں موصول ہوا ہے۔ اور وہ یہ ہے:-

۷۸۶۔ حامداً و مسلماً۔ جناب حکیم صاحب مکرمی معظمی بندہ زاد لطفہٗ۔ السلام علیکم

عرصہ سے بندہ نے کوئی عریضہ خدمت اقدس میں نہیں لکھا وجہ یہ کہ بیماری کی تکلیف ہر وقت دامنگیر رہتی رہی۔ اسی سرگردانی میں کوئی کام نہیں ہو سکا۔ خداوند کریم کے فضل سے اب عرصہ ایک ماہ سے آپ کا ایجاد کردہ سفوف سمی سے جو حسب ہدایت جناب بنا کر استعمال کیا اور روزانہ کر رہا ہوں۔ بفضلہ سب شکایات کم ہو گئیں۔ اور یوماً فیوماً صحت ترقی کر رہی ہے۔ ہاضمہ درست ہوتا جاتا ہے۔ بول خوب فراغت سے آتا ہے۔ بھوک لگتی اور کھانا ہضم ہوتا ہے بدن میں کچھ چستی اور چالاکی معلوم ہوتی ہے سفوف کیا ہے ایک اعجاز ہے۔ خداوند کریم آپکا سایہ ہمیشہ قائم رکھے۔ اور آپ کو ہر آفت ارضی اور سماوی سے محفوظ اور مصئون رکھکر ترقی کے اعلےٰ درجہ تک پہنچاوے۔ آمین اب میں چلنے پھرنے کے قابل ہو گیا ہوں۔ کچھ کام بھی کرنا شروع کر دیا ہے۔ انشاء اللہ ماہ نومبر میں آپکا

چندہ ضرور انشاء اللہ ارسال خدمت کرونگا - اور بھی خریداروں کو کہا گیا ہے - اگر اُنہوں نے اس کی منظوری کرلی تو سب چندہ جمع کرکے ارسال کیا جائیگا - دوا ایک رتی بعد از غذا کھاتا ہوں - کیا قبل از غذا بھی کھانی جائز ہے یا نہیں اور تحریر فرماویں کہ اسی مقدار تک استعمال کرتا رہوں یا زیادہ کردیجاویں - خیریت مزاج دماج سے ضرور مطلع فرمائیں -

حکیم عنایت اللہ از مقام خیالہ ڈاکخانہ مانکو ضلع جالندھر - ۱۷ اکتوبر ۱۹۲۱ء

خلاف واقعہ اس لئے کہ حکیم صاحب موصوف نے سفوف سمی تیار نہیں کیا اور نہ اسکا تجربہ کیا ہے - وجہ یہ کہ جولائی کے پرچہ میں مینے سفوف سمی کا مضمون شروع کیا ہے - جس میں صرف سم الفار کی زہریلی خوراکوں اور اسکے زہریلے اثرات کا ہی ذکر کیا ہے - نہ اس میں سفوف سمی بنانے کا ذکر اور نہ اسکے فوائد متنوعہ کا ذکر ہاں اگست کے مہینہ میں نصف کے قریب مضمون لکھا گیا ہے - اگرچہ مضمون ختم نہیں کیا گیا - سو اگست کا رسالہ یکم اگست کو یہاں سے روانہ کیا گیا جو آپ کو دوسری تیسری تاریخ کو ملا ہوگا - پھر آپ نے یہ مضمون لکھکر مجھے بھیجدیا - جو نو تاریخ اگست کو مجھے مل گیا - اب ناظرین غور فرمائیں کہ انہوں نے کب سفوف سمی بنایا اور کب استعمال کرکے تجربہ کیا -

بددیانتی اس لئے کہ سفوف سمی کو خطرہ ناک اور مہلک ثابت کرنے کی بیجا اور سفیانہ کوشش کی ہے - حالانکہ ان کو خوب علم ہے کہ ہر ایک زہریلی چیز ایک خاص وزن میں خطرناک اور مہلک ہوا کرتی ہے - کیا کبھی کسی نے دیکھا ہے کہ کوئی طبیب ایسی غلطی کھاتا ہے کہ بجائے ایک رتی دوا کے ایک ماشہ یا ۲ ماشہ یا ۳ ماشہ دوا دیدے - کیونکہ اگر غلطی کریگا تو اسقدر کہ رتی کی بجائے ۲ رتی دیدیگا جس میں کوئی خطرہ نہیں اور نہ مہلک ہوسکتا ہے بلکہ سفوف سمی تو اگر کسی سے بھول کر ماشہ دو ماشہ بھی دیا جائے تو مہلک نہیں ہوتا کیونکہ اس کے ہزار حصہ میں ایک حصہ سم الفار ہے جو بہت ہی قلیل وزن ہے -

جھوٹ اس لئے کہ حکیم صاحب نے اپنے نسخہ کو سفوف سمی کی طرح عام امراض

میں مفید ہونے کا اظہار کیا ہے۔ حالانکہ اس میں وہ تمام فوائد کیا اسکا عشر عشیر بھی نہیں ہے۔ مثلاً سفوف سمی اعلےٰ درجہ کا مصفےٰ خون ہے۔ لیکن انکے نسخہ میں قطعاً یہ صفت نہیں پائی جاتی۔ پس فساد خون کی تمام امراض میں سفوف سمی تو ایک مسلمہ اور اعتبار کے لائق دوا ہے لیکن وہ نسخہ ایسی امراض میں بھول کر بھی تجویز کرنے کے لائق نہیں ہے۔ مثلاً دیکھو سفوف سمی مقوی اعصاب اعلےٰ درجہ ہے جوکہ امراض اعصابی مثل رعشہ فالج وغیرہ میں ایک مانی ہوئی چیز ہے۔ مگر وہ نسخہ اس صفت سے بکلی معرّا ہے۔ علاوہ ازیں سفوف سمی امراض طحال و جگر میں مفید ہے۔ کیا اس نسخہ میں یہ صفت ہے جیسے سفوف سمی کو بعض امراض پھیپھڑہ کھانسی وغیرہ میں دے سکتے ہیں۔ وہ نسخہ بھی تجویز کیا جا سکتا ہے۔ کیا وہ نسخہ سفوف سمی کی طرح دافع نوبت حمّٰی ہے جس سے تپ کی باری روک دی جا سکے کیا پرانے تپوں کے دور کرنے کی اہلیت اس نسخہ میں ہے۔ کیا غدود دل کے امراض میں سفوف سمی کی طرح وہ نسخہ بھی کارآمد اور مفید ہو سکتا ہے۔ کیا وہ نسخہ قوت رجولیت کو قائم کرنے میں عام مقویات کے طور پر استعمال ہو سکتا ہے۔ کہاں تک شمار کروں سفوف سمی میں تو بہت سے اعلےٰ خواص ہیں جو کہ اس نسخہ میں یقیناً نہیں ہیں۔ پھر مجھے تعجب ہے کہ حکیم صاحب لالہ سریرام صاحب نہ صرف محقق اور صاحب تجربہ ہونے کا ہی جھوٹا دعوےٰ کیا ہے۔ بلکہ دوسروں کے صحیح تجربات پر بھی غلط ہونے کا جھوٹا الزام لگانے لگے ہیں۔

معلوم ہوتا ہے کہ آنجناب کو دوسرے رسالوں میں اناپ شناپ لکھتے لکھتے حوصلہ ہو گیا ہے کہ جو چاہیں لکھیں انکی عنان قلم کو پھیرنے والا کوئی نہیں ہے لیکن اب اُمید ہے کہ آئندہ کسی اور طبی رسالہ میں بھی آنحضور سمجھ سوچ کر کچھ لکھا کرینگے اور ایسی شوریدسری نہ دکھائینگے۔

احمد الدین

مراسلہ ۲

از جناب حکیم گنگا رام صاحب ساکن سرائے اسدھو ملتان

مادہ ازلی ابدی ہے یا حادث اور فانی ہے

(۱) حالانکہ ویدک دھرم شاستر فلسفہ کو نکات و رموز کے سمجھنے میں لازمی سمجھتا ہے اور اس کے اصول کو جہاں لیا گیا ہے - وہ الہامی درجہ رکھتے ہیں - لہذا وہ اس امر پر کاربند نہیں کہ ؎ فلسفی را چشم حق بیں سخت نابینا بود

گرچہ بیکن باشد و یا بوعلی سینا بود

جو بھی اصول و اصنعان فلسفہ نے ابتدا میں مقرر کئے تھے وہ تاہنوز اسی طرح اور اسی روپ میں مستند ہیں - موجودہ فلسفہ جسے حکیم صاحب صحیح مان رہے ہیں پھر پھرا کر اسی کے قدموں میں جھکتا ہے اور جھکیگا - نراش ہونے کی کوئی بات نہیں -

(۲) بنیادی طور پر حکیم صاحب نے ایک اختلاف کھڑا کر دیا ہے - جسے صاف کر دینے سے جہاں تک میں سمجھتا ہوں باقی محض نزاع لفظی رہ جاتا ہے - اور اللہ بس باقی ہوس! حکیم صاحب مادہ اور مادہ کی حالت اولین (پرکرتی) میں بھید یعنی فرق کرتے ہیں یا وہ کو پرکرتی کے ہم معنی استعمال نہیں کیا - جو کہ فی الحقیقت درست ہے - لیکن مضمون زیر بحث میں مادہ کو پرکرتی کا مترادف مان کر بحث جاری کی گئی ہے - مادہ کو جو درجہ حکیم صاحب نے دیا ہے - وہ پرکرتی کے اجزا کی ترکیب کی حالت ہے - اور فی الحقیقت مرکب چیز حادث ہے - اس میں تو کوئی بحث ہی نہیں - سوال تو یہ ہے - کہ پرکرتی یا بالفاظ دیگر جزء لایتجزی یا مادہ کی غیر محسوس حالت کی کوئی بلحاظ جوہر کے ہستی ہے یا وہ بطور عرض کے ہے -

(۳) مذکورہ بحث کو جاری رکھنے کے لئے لازمی یہ ہے - کہ پہلے لفظ مادہ کو پرکرتی کے ہم معنی مان لیا جاوے - نہیں تو تُو تُو اور میں میں کا معاملہ ہے - اور میں کہتا ہوں کہ حکیم صاحب نے اس امر کا فیصلہ دے دیا ہے - کہ اگر مادہ موجودہ معنے میں نہ رہے - تو پھر اسے فنا ہونا تو نہیں کہہ سکتے - جیسا کہ وہ صفحہ ۱۷ کے پیراگراف (د) میں یوں رقمطراز ہیں - کہ

"ایک نامعلوم چیز بن جاتے ہیں۔ جو نہ مادہ ہوتی ہے اور نہ بجلی بلکہ ایک نئی چیز جو "طاقت" کے نام سے نامزد کی جاتی ہے"۔

لیکن اس فیصلہ پر نظر ثانی کرنے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ محض "طاقت" لفظ سے خلاصی ممکن نہیں۔ کیونکہ طاقت کسی طاقت والے پر ہے۔ اگر یہ جوہر ہے تو پھر اس کی ہستی بطور ایک جوہر کے مسلم ہے۔ اور اسے پر کرتی کی وہ مرکب اوستھا کہا جا سکتا ہے جس کی انسانی طاقت پتہ بطور تجربتہً لگا سکی ہے۔ اور اگر یہ عرض ہے تو یہ کسی جوہر کی متقاضی ہے۔ بہر پہلو اس پر مزید روشنی کی ضرورت ہے۔ حکیم صاحب ٹھنڈے دل سے غور کرنے کے بعد اپنی قیمتی رائے سے بذریعہ رسالہ مشکور فرما کر ممنون فرماویں۔

مراسلہ ۳

مکرم و معظم بندہ جناب حکیم صاحب

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہٗ۔ مرسلہ آپ کا شرف صدور لاکر کاشف حالات ہوا یاد آوری کا مشکور ہوں۔ حیات نسواں کا نسخہ خیال تو یہ تھا۔ کہ جب تک سائل میں خریدار مہیا نہ کرے نسخہ نہ تحریر کیا جائے۔ کیونکہ تین روپیہ سالانہ خرچ کر کے خریدار ایسے بے بہا نسخے معلوم کر لیتے ہیں۔ اسپر اُن کی کوئی ہلدی پھٹکری خرچ نہیں ہوتی۔ نہ کہ ہم کو بخل نہیں کرنا چاہئے۔ اور ترقی موجودہ طریق طب کے لئے مجرب نسخہ جات شائع کر کے عام حکما کے سامنے نمودہ بننا چاہئے۔ مگر افسوس ہے کہ ایسے اطبا کچھ بھی خدمت طب نہیں کرتے۔ دوسروں کو طعن دیکر اپنا مطلب سیدھا کرتے ہیں خیر جو کچھ بھی ہو مجھے آپ کی خاطر منظور ہے۔ آپ کے فرمانے پر میں اپنے خاندان کا صدسالہ مجرب نسخہ بہ موسوم حیات نسواں تحریر کر دیتا ہوں۔ شائع فرما دیں اور اپنا نوٹ بھی ساتھ تحریر کریں۔ کہ دوسرے حکما کو بھی اپنے مجربات تحریر کرنے چاہئیں۔ مجھے پہلے بھی کوئی عذر نہیں تھا۔ صرف ترقی رسالہ کے لئے میں نے خواہش ظاہر کی تھی۔ مگر اسکا جواب اور کوشش تو کسی صاحب نے نہیں کی۔ حصول نسخہ کے لئے اعتراض لکھنے شروع کر دیئے ہیں۔ نسخہ یہ ہے۔ کالا سہاگہ۔ سفید سہاگہ۔ فلفل سیاہ۔ چاکسو۔ گیرو۔

صندل[۶] سرخ - صندل سفید - منڈی[۷] بوٹی - دھماں[۸] بوٹی - برگ[۹] درخت چنبہ - برگ[۱۰] نیم نربسی[۱۱] - پاپیتہ[۱۲] - بیخ گل[۱۳] چنبش[۱۴] - کشتہ فولاد[۱۵] - حلتیت[۱۶] - ہموزن تمام ادویہ کو کوٹ چھان کر شہد میں جبوب نخودی بنا دیں - ایک حب ہر روز ہمراہ پانی بلع کرائیں - امراض رحم میں اکسیر ہے - دو گھنٹہ حب کھانے کے بعد دودھ نیم سیر پختہ پیویں - اگر حب کھانے کے بعد کچھ گھبراہٹ ہو - تو پہلے مرغن اشیا کھا کر بعد حب کھاویں - تمام ترش و محرک اور مہیج اشیا سے اجتناب لازم ہے - ایام ماہواری میں بھی دوائی نہیں کھانی چاہئے -

یہ نسخہ حیات نسواں ع۱ لکھ دیا ہے - جو کہ امراض رحم (سیلان الرحم - میلان الرحم - نمو السرہ - احتباس طمث - اختناق الرحم - عقر وغیرہ) میں بمنزلہ اکسیر اور نیز بہدف ثابت ہو چکا ہے پبلک کے میرے پاس اس کے مفید ہونے کے سارٹیفکیٹ موجود ہیں - اور ۳۰۰ سال سے یہ نسخے پشت بہ پشت مجرب اور مصدق ہو کر مجھ تک پہنچے ہیں - حکیم صاحب بانی انجمن کی خاطر ایسے بے بہا خزانے نچھاور کئے جاتے ہیں - اگر تمام ممبر صاحبان اپنے اپنے مجربہ نسخے شائع فرماویں - تو سب کچھ ہو سکتا ہے - ورنہ میں ایک ناچیز ایک قطرہ کی حیثیت میں ہوں - کیا کچھ کر سکتا ہوں - اگر میری اس عرض کو قبولیت ہوئی اور تمام ممبران نے عمل کیا - تو حیات نسواں ع۲ و حیات نسواں ع۳ کا نسخہ بھی تحریر کیا جاویگا -

دوسری عرض یہ ہے کہ ہر ایک ممبر توسیع اشاعت رسالہ میں کوشش کرے - جس کے ذریعے ہمیں ایسے نایاب اور بے بہا نسخے مل رہے ہیں - کیا ہمارا فرض نہیں کہ ہم حکیم صاحب بانی انجمن کا ہاتھ بٹائیں - جن کی بدولت ہمیں صحیح مجرب باب حاصل ہو رہے ہیں - تاکہ انہیں سہولت ہو - اور صاحب موصوف بے فکر ہو کر نئے نظام طب کی تکمیل کر سکیں - خداوند کریم انکی عمر میں برکت کرے - آمین

خاکسار سید فضل حسین حکیم از امرتسر

مراسلہ ع۴

جناب حکیم صاحب السلام علیکم و رحمۃ اللہ - بجواب سوال ع۴ کے حکیم غلام حسین صاحب ساکن سملال ایک نسخہ رقمطراز ہیں - جس میں دو سیر بھلاوہ کو سو ماشہ کے درخت میں کھود کر

بنانے کا ایرا کیا گیا ہے۔

ان سے دریافت کیا جائے کہ سچ مچ یہ نسخہ انکا تجربہ شدہ ہے کیا انہوں نے یہ نسخہ خود تیار کیا اور لوگوں کو کھلایا اور انکے تجربہ میں صحیح ثابت ہوا ہے۔ اگر ایسا ہے تو پھر اطلاع دیں تاکہ آپ کی معرفت ان سے منگوایا جائے۔ اگر ایسا مفید نسخہ ہاتھ آجائے تو زہے قسمت۔ میرے جیسے کئی اسپر فدا ہونے کو تیار ہیں۔

لیکن اگر حکیم صاحب نے صرف لکھدینے پر اکتفا کی ہے تو پھر ایسے جوابات درج رسالہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اصل غرض تو یہ ہے کہ اس رسالہ میں ایسے نسخہ جات درج ہوں جن سے ہماری جدید طب کو تقویت پہنچے

(حکیم محمد شفیع مدرس رام پورہ۔ لاہور)

(واقعی صحیح ہے۔ حکیم غلام حسین صاحب ضرور جواب دیں۔ لیکن بالکل صحیح اور صاف جواب لکھیں۔ نیز دیگر دوست بھی ہمیشہ نسخہ جات صحیح اور مجرب لکھا کریں۔ رطب ویابس نسخے تو پہلے ہی بہت ہیں۔ احمد الدین مدیر)

ریویو

بیاض مسیحا۔ یہ ایک نئی کتاب ہے جو دفتر میں ریویو کے لئے آئی ہے یہ کتاب جناب حکیم حافظ محمد اجمل خانصاحب دہلوی اور انکے خاندان کے مجرب نسخہ جات پر مشتمل ہے۔ حکیم صاحب موصوف اور انکے خاندان کی طبی شہرت محتاج بیان نہیں۔ سالہا سال سے یہ خاندان یونانی علم طب میں کامل مہارت رکھنے کی وجہ سے ہندوستان کے مشہور طبی خاندانوں میں نہایت ممتاز درجہ پر شمار کیا جاتا رہا ہے۔ اس زمانہ میں بھی حکیم صاحب موصوف طب یونانی کی ترقی کے لئے جسقدر کوشاں ہیں وہ مستغنی عن التوصیف ہے۔ لیکن باینہمہ اخفاء مجربات و امساک نسخہ جات کا نامراد مرض اس خاندان میں بھی اب تک موجود تھا۔ چنانچہ اکثر یہ شکایت سُنی جاتی رہی ہے کہ اس خاندان کے اکثر مجربات عوام سے تو کجا خاص شاگردان و سند یافتگان مدرسہ طبیہ دہلی سے بھی مخفی رکھے جاتے ہیں۔

مگر خوشی کی بات ہے کہ جناب حکیم محمد حسن صاحب قریشی و کارکنان دفتر ہندوستان ریویو لاہور کی سعی و کوشش سے بصورت کتاب، ان مجربات کا اظہار شروع کر دیا گیا ہے۔ چنانچہ بیاض مسیحا حصہ اول شائع ہو چکی ہے۔ جس میں اکیس نسخے صرف ضعف باہ وغیرہ کے ہیں۔ جن میں سے بعض مشہور نسخے مثل جوہر سیں۔ حب الاحمر حب نشاط۔ کیمیائے عشرت ماء اللحم اور چند طلاؤں کے نسخے ہیں۔ اور نو عدد نسخے مقوی اعضاء رئیسہ اور مفرح ہیں۔ اور امراض چشم کے لئے مثل کحل الجواہر اور کحل روشنائی وغیرہ آٹھ نسخے ہیں۔ انکے علاوہ بہت سے نسخے اور ہدایات طبیہ سر سے لیکر پاؤں تک کی امراض کے واسطے نمبروار درج ہیں۔ حجم ۱۳۲ صفحات قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ) علاوہ محصولڈاک ہے جو کہ دفتر ہندوستان ریویو لاہور کے پتہ سے مل سکتی ہے۔

نوٹ۔ یہ کتاب دفتر تبصرۃ الاطباء شاہدرہ۔ لاہور سے بھی مل سکتی ہے (مدیر)

آپس کی بات چیت

(از جانب حکیم مولوی محمد عبد الغنی صاحب از جھیورانوالی)

جناب حکیم سید مولوی بہاؤ الدین شاہ صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

عرض ہے کہ آپ نے جواب ۴۲ جو رسالہ اکتوبر میں شائع کرایا ہے۔ اس میں آپ نے بندہ کی ذات پر بیجا حملہ کیا ہے۔ چنانچہ آپ یوں درافشانی کرتے ہیں

کہ حکیم لوگ بہت ممسک المزاج ہوا کرتے ہیں۔ اپنے ذاتی مجربہ نسخہ شائع نہیں کرانا چاہتے۔ شائد مجربات کا ذخیرہ فرشتہ اجل کو دکھائینگے۔ سُنئے حضرت اس سوال کا جواب آپ کے ذمے فرض نہیں تھا۔ کیونکہ حکیم سید محمد خلیل صاحب نے آپ کو مخاطب نہیں کیا تھا۔ بلکہ ان کا سوال بندہ کے نام تھا۔ جس کی جوابدہی بندہ کے ذمے تھی۔ پھر آپ نے کیوں اس گوہر افشانی کی تکلیف فرمائی۔ آئندہ محتاط رہیں کہ کسی کی ذات پر بیجا حملہ نہ ہو۔ کیونکہ اس انجمن کی خوبی یہی ہے کہ اس کے ممبر و خریدار

سب ایک دوسرے کو بھائیوں سے بھی بڑھکر عزیز سمجھتے ہیں۔ ہاں آپ کا لکھنا بجا تھا جبکہ میں جواب نہ دیتا۔ یا کسی نسخے یا امراض کے بیان کے جواب میں اکسیر اعظم پر درج کرتا

جوابات استفسارات

جواب نمبر ۶۱ - گو علامات مرض مشرح تحریر نہیں۔ تاہم فعل جگر میں خلل واقع ہو کر حرارت غریزی اور دوران خون میں نقص ظاہر ہوتا ہے۔ نسخہ عرض۔ کشتہ فولاد اکسیری اسراری۔ جو ہماری طرف سے تبصرۃ الاطباء ماہ نومبر ۱۹۲۱ء میں بجواب ۵۳ شائع ہو چکا ہے۔ نصف رتی مویز منقہ میں رکھکر خوب چبا چبا کر کھائیں۔ اوپر سے چرائتہ نیم کوفتہ تین ماشہ بوقت رات چینی کے برتن میں آٹھ تولہ پانی ڈال کر جو بھگویا گیا ہو۔ صبح کو چھان کر شہد دو تولہ ملا کر نوش کریں۔ بعدہ مکھن حسب ضرورت دو گھنٹہ بعد چٹا جائیں۔ گھی خوب کھائیں۔ امیدوں استعمال نتیجہ سے مطلع کرتے رہیں۔ (حکیم سری رام دوسا جھہ۔ کائیں نور۔ ضلع انبالہ)

ایضاً - حرارت خون قلیل ہو گئی ہے یعنے حرارت غریزی گھٹ گئی ہے۔ اور رُحجان دم بطرف صدر عدیہ ہو گیا ہے۔ جوب ہذا تیار کر کے استعمال کراویں۔ خدا کے فضل سے آرام ہو گا۔

مٹھہ تیلیہ مدبر۔ ۵ تولہ۔ باؤبڑنگ ۵ تولہ۔ کتھہ سفید ۲ تولہ۔ الائچی خورد ۲ تولہ۔ مرچ سیاہ ۵ تولہ۔ بیخ اسپند سیاہ ۲ تولہ جوب بمقدار نخود تیار کریں۔ خوراک ہر روز ایک گولی بعد از غذا ہمراہ شیر گاؤ۔

نسخہ دیگر ایضاً - ہڑتال گاؤ دنتی ۵ تولہ۔ برگ دودنڈ سُرخ رنگ یک پاؤ کے تگدہ میں رکھکر آگ بقدر ۱۰ سیر اوپلہ صحرائی سے کشتہ تیار کریں۔ خوراک یک رتی ہمراہ سفوف طباشیر دست گلو ۱ ماشہ صبح و شام شربت امجاز ۵ تولہ سے دیویں۔ (حکیم مولوی بہاؤالدین شاہ از کندیاں)

جواب نمبر ۶۲ - عمر ۵۲ سالہ کے لئے بال سیاہ پیدا کرنے کی ہوس طبعی فقط

خیال سے محض فضول ہے۔ درخت نیم جو کہنہ ہو اسکو ایسی جگہ سے جڑ کھود کر جس جگہ سے درخت کو خوراک پہنچ رہی ہو۔ درخت میں گڑھا کھود کر دو سیر پختہ بھلاوہ ڈال کر خوب مضبوط ہاتھوں محفوظ طریقہ سے بند کر کے چھوڑ دیں۔ جب نئے پتے پیدا ہوں ۱۰ تولہ لیکر محفوظ رکھیں۔ جب پھول پیدا ہوں۔ تو پھول ۱۰ تولہ پھر مغز تخم نیم ۱۰ تولہ اور پھر چھال سفیدہ اندرون ۱۰ تولہ اور گوند درخت نیم ۵ تولہ۔ پوست ہرڑ زرد ۲۰ تولہ۔ ہرڑ کابلی ۲۰ تولہ۔ دانہ الائچی خورد ۵ تولہ۔ کشتہ فولاد اکسیری اسراری ۳ تولہ ۹ ماشہ جو تبصرۃ الاطباء ماہ نومبر ۱۹۲۱ء بجواب ۵۳ شائع ہو چکا ہے۔ شہد تمام اشیاء کے تین گنا ڈال کر چالیس یوم غلہ گندم میں محفوظ رکھیں۔ چھ ماشہ صبح اور چھ ماشہ شام ہمراہ دودھ نیم گرم۔ گھی خوب استعمال کریں۔ ترشی ہر قسم سے پرہیز اور کثرت مباشرت سے قدرت ایشور کا مشاہدہ کریں۔ (حکیم لالہ سریرام دوساجھ۔ کائیں نور ضلع انبالہ)

استفسارات

سوال نمبر ۱۔ تسلیم۔ گذارش ہے کہ بندہ کے سوال کا جواب ۵۵ جو جناب حکیم مولوی بہاؤالدین صاحب کمنیاں نے درج رسالہ ماہ نومبر ۱۹۲۱ء رسالہ تبصرۃ الاطباء میں عنایت فرمایا ہے میں حکیم صاحب کی مہربانی کا تہ دل سے از حد مشکور و ممنون ہوں۔ مگر ساتھ ہی یہ عرض کئے بغیر نہیں رہ سکتا ہوں۔ کہ یہ جواب بندہ کے سوال کا نہیں ہے۔ جو کہ جناب حکیم صاحب نے دیا ہے۔ کیونکہ بندہ کا تو سوال صرف چھاتی پر کے سیاہ نشانوں کی بابت ہے نہ کہ پستانوں کے بڑھنے کا۔ میرے خیال میں اگر قدرت مرد کی چھاتی پر سیاہ نشان نہ لگاتی۔ تو کوئی نقصان نہیں ہو سکتا تھا جو کہ تمام عمر ایسے ہی لگا رہتا ہے۔ اور اگر عورت کے جو ہوتا ہے اس پر مجھکو کوئی بھی سوال نہیں ہے۔ دیگر یہ بھی عرض کر دینا واجب خیال کرتا ہوں کہ میرا سوال اُس نشان کا نہیں ہے۔ جو کہ چھاتی پر ساؤگی میوہ کے دانہ کی طرح دونوں طرف دو نشان ہوتے ہیں۔ بلکہ صرف سیاہ نشان سے مراد ہے۔ اس واسطے اگر کسی صاحب کو اُن

سیاہ نشان ہونے کے فوائد معلوم ہوں۔ تو بسائے فرمائش مرحمت فرماویں۔ اور ساتھ ہی وجہ تسمیہ ہونے کی بھی تحریر فرماویں۔ تو عین نوازش اور بندہ پروری ہوگی کیونکہ مجھکو ان نشانوں کی بابت نہیں معلوم کہ قدرت نے یہ سیاہ نشان کیونکر لگائے ہوئے ہیں۔ (بندہ مولوی سراج دین امرتسر)

سوال نمبر ۲۔ جناب منیجر صاحب تسلیم۔ ملتجی ہوں کہ دیر رسالہ جناب حکیم احمد الدین صاحب پلیگ کا داخلی اور خارجی علاج طب جدید کے ماتحت تحریر فرماویں۔ عنایت ہوگی۔

(رضا کسار امرناتھ۔ خریدار از راولپنڈی)

سوال نمبر ۳۔ کوئی صاحب اکثر اکی خلاصی بیان فرما کر مشکور فرماویں۔ لیکن حکیم مولوی بہاؤ الدین شاہ صاحب کی طرح اکسیر اعظم اور طب اکبر کے مطالعہ کی ہدایت نہ کر دیں۔ بلکہ اپنے مشاہدات اور تجربات کی بنا پر تحریر فرماویں۔ یہ بھی التجا ہے۔ کہ حکیم محمد علی صاحب آزاد سابق ایڈیٹر مجلہ طبیہ کی طرح بھی خاموشی کے کونے میں دبک کر امساک سے کام نہ لیں۔ (امام دین از جسوکی۔ ضلع گجرات)

سوال نمبر ۴۔ اگر کوئی صاحب Huxley's nuxigour syrup of acid ہکسلیز نزوگر سیرپ آف ایسڈ وجوکہ ایک پیٹنٹ دوائی ہے کا نسخہ جانتے ہوں درج رسالہ فرماویں۔ (حبیب اصغر۔ راولپنڈی)

سوال نمبر ۵۔ سرد سیاہ کا بہت مجرب نسخہ اگر کسی مہربان دوست کے تجربہ میں ہو تو تحریر فرما کر مشکور فرماویں۔ (مولوی حکیم بہاؤ الدین شاہ از کنڈیاں)

سوال نمبر ۶۔ ایک لڑکا جس کی عمر تین سال تھی پہلے پہل وہ بخار و کھانسی میں مبتلا ہوا۔ پہلے ہر دو عوارض خفیف تھے۔ لیکن ایک ماہ بعد سخت ترقی کر گئے۔ اور بخار و کھانسی از حد ہو کر تشنج ہونے لگا۔ علاج کیا گیا۔ تشنج سے آرام ہو گیا۔ لیکن پیٹ پھولنا اور عسر بول کی شکایت ہو گئی۔ تکمید عانہ سے پیشاب کھل گیا۔ اور حقنہ کرنے سے فتح شکم سے بھی آرام آ گیا۔ لیکن بخار پھر زور کر گیا۔ اور کھانسی بھی بہت ہو گئی۔ آخر سات دن تک بخار تیز رہا۔ اور اس اثنا میں ایک بازو کو لڑکا ہلانے لگ گیا۔ جیسے رعشہ والے کانپتے ہیں۔ اور پھر دونوں ہاتھوں کی انگلیاں بند کر کے سینہ پر

ے لگا۔ اور انگلیوں میں نبض کی طرح سخت حرکت پائی جاتی تھی۔ اور لڑکا بہت چیختا
ا جس وقت دورہ ہوتا تھا تو بہت دفعہ اپنی مٹھیاں بند کرکے سینہ پر رکھکر بیقرار
جاتا تھا۔ اور چیختا اور دُرتا تھا۔ اور سینہ پر سفید سفید دانے بقدر موتی نکل آئے۔
ور گردن پر بھی دانے نمودار ہو گئے تھے۔ جسکو یہاں کی عورتیں مبارکی اور ماتاں کہتی
ں۔ گردن کے پیچھے والے ہر دو پٹھے بوقت دورہ مرض متحرک ہو جاتے تھے۔ روغن
ر مین گردن اور پیٹھ کے مہروں پر ملنے سے افاقہ ہوتا تھا۔ لیکن دو دن یہ کیفیت
کر آخر کو بچارا مر گیا۔ اسی طرح کئی لڑکے ہاتھ اور بعضے پاؤں ہلا ہلا کر مر جاتے ہیں۔
س طرح بہت واقع پیش آئے ہیں۔ لیکن ماتا کو نکیل محرقہ خیال کرتا ہوں۔ محرقہ بگڑ کر
ماتاں بن جاتی ہے۔ اور مرکب تپ ہو جاتا ہے۔ اس لئے تمام حکماء و اطباء زمان سے
ملتمس ہوں کہ اس کی حقیقت سے جو اصحاب واقف ہوں کامل علاج بمعہ تعیین مرض
سے مطلع کرکے مشکور فرماویں۔ (حکیم مولوی بہاؤ الدین از کندیاں)

نمبر ۷۔ ٹھنڈی مروڑ کیا بلا ہے۔ کتب طبیہ میں ٹھنڈی بخار کا کہیں نام نہیں
ضرور اپنی اپنی رائے اور تجربہ سے اطلاع بخشی کریں۔ خاصکر حکیم احمد الدین صاحب
خود توجہ فرماویں تاکہ طب جدید سے ناظرین رسالہ کو کوئی نفع ہو جاوے۔ اس سوال
پر ضرور توجہ فرماویں۔ آپکا احسان مند بندہ بہاؤ الدین)

سوال نمبر ۸۔ علم الادویہ کے حصول کا خاص طریقہ جو طب جدید نے مقرر کیا
ہو۔ ضرورت ہے۔ کیونکہ طب جدید میں اس علم پر بہت کچھ دارومدار ہے۔ اور
اس کے مقدار خوراک و طریق استعمال کا طریقہ جو کلیہ کے طور پر آسکے ضرور
کیا جاوے۔ (تاج محمود)

مشورہ کے جوابات اور آخری فیصلہ

گذشتہ رسالہ میں اس امر کے متعلق احباب کرام سے مشورہ لیا گیا تھا۔ کہ آئندہ رسالہ
کس حالت میں ہونا چاہئے۔ اس کے جوابات حسب ذیل آئے ہیں:۔

(۱) بعض خطوط کا خلاصہ یہ ہے۔ کاغذ بہرصورت یہی اعلےٰ رہنا چاہئے۔ اگر حجم بڑھانا منظور ہے تو قیمت بڑھالیں۔

(۲) یہ خطوط ۱ کے خطوط سے تعداد میں زیادہ ہیں۔ جنکا خلاصہ یہ ہے۔ کہ مضامین واقعی زیادہ ہونے ضروری ہیں۔ لیکن کاغذ کے متعلق جو آپ نے تجویز کی ہے وہ ٹھیک ہے اسپر ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔ یہ کاغذ جو آپ نے اس دفعہ لگاکر دکھایا ہے۔ ہمارے خیال میں کچھ ہلکا نہیں ہے۔ بلکہ اس پہلے کاغذ سے ملتا جلتا ہے۔ قیمت کے متعلق یہ عرض ہے کہ جسقدر آپ بڑھائیں ہم دینے کو تیار ہیں آپ کو کوئی تکلیف ہو پسند نہیں۔

(۳) یہ خطوط ۱ و ۲ سے بھی تعداد میں زیادہ ہیں۔ کہ جو کچھ آپ نے تجویز کی ہے سو وہ بہت اعلےٰ ہے۔ لیکن اگر آپ سارے کا سارا بھی کم درجہ کا کاغذ لگالیں تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ زیادہ سے زیادہ اعتراض تو یہی ہوسکتا ہے کہ مسلسل مضامین کتابی صورت میں لائے جائیں۔ سو اول تو جب یہ مضامین کتابی صورت میں آنجناب لائینگے ضرور اس میں کمی بیشی ہوگی۔ کئی حواشی اسپر ایزاد کئے جائینگے جس میں کہ ہم کو وہ کتاب خریدنی لازمی ہوگی۔ دوم اگر موجودہ صورت میں ہم کتاب بنائینگے تو مختلف کاغذ بشرطیکہ سائز ایک ہو ہمیں کتابی صورت میں لانے سے کیونکر مانع ہوسکتا ہے۔ باقی رہا زیادہ خرچ کا سوال کہ حجم بڑھانے میں جو خرچ زائد ہوگا وہ کس طرح پورا ہو سو آپ قیمت بڑھا سکتے ہیں۔ نیز جو کچھ ہم کو چندہ لگائیں ہم دینے کو تیار ہیں۔ ان ہر سہ راؤں کے علاوہ دیگر امورات میں بھی بعض احباب کی طرف سے آراء موصول ہوئی ہیں جو حسب ذیل درج کی جاتی ہیں۔

(۱) مسلسل مضامین کے عنوانات جیساکہ ہمیشہ ہر رسالہ میں ہوتے ہیں ان سے خواہ نخواہ چہارم حصہ صفحہ کا ضائع ہوتا ہے۔ آئندہ ایسا نہ ہو بلکہ سالم صفحہ مضامین کا ہو مضمون کا عنوان اور یہ الفاظ کہ گذشتہ سے پیوستہ وغیرہ یہ صفحہ کے اوپر حاشیہ میں ہو۔

(۲) تحقیقات و تجربات کے مضامین میں آئندہ وسعت ہونی چاہئے۔

(۳) مجرب نسخے ایک معقول مقدار میں ہر رسالہ کے اندر ہوں تاکہ لوگ اس رسالہ کو شوق سے خریدیں۔ علم دوست کم ہیں زیادہ تر لوگ نسخوں کے شائق پائے جاتے ہیں۔ موجودہ صورت میں رسالہ ہر دلعزیز نہیں ہے۔ دیگر رسالے جو شائع ہو رہے ہیں ان میں سے جب کوئی رسالہ ہم کسی کو دکھائے ہیں تو لوگ جھٹ خریدار بننا چاہتے ہیں لیکن اس رسالہ کو دیکھکر اگر کوئی محقق طبیب ہو تو وہ قربان ہو جاتا ہے۔ مگر دوسرے عام لوگ تو کیا طبیب لوگ بھی خریداری پر مائل نہیں ہوتے۔ اور وجہ یہی پیش کرتے ہیں کہ اس میں مجربات نہیں ہیں۔

ان آراء میں ۲ کی نسبت تو دریافت کی ضرورت نہیں۔ اسپر تو آج سے ہی عملدرآمد شروع کر دیا جاتا اور ۱ کی رائے بھی صحیح ہے۔ اسپر یہ عرض ہے کہ بندہ تو ہر دم اس کام میں لگا ہوا ہے۔ علاوہ مسلسل مضامین کے جو کہ سراسر نئی تحقیقات سے لبریز ہیں۔ مختلف قسم کے سوالات کے جوابات ہمیشہ ظاہر کرتا رہتا ہے البتہ ممبران انجمن کی طرف سے مجربات اور نئی تحقیقات کے متعلق بہت ہی کم توجہ کی جاتی ہے۔ لہذا ان سے میں بزور استدعا کرتا ہوں کہ آئندہ اپنی تحقیقات اور تجربات سے ناظرین کو ضرور بالضرور محظوظ فرمایا کریں اور غفلت کو خیرباد کہیں۔ کیا خادم الحکمت نام رکھ کر پھر خدمت حکمت سے منہ پھیرنا اور بالکل توجہ نہ دینا کیا یہ احسن کام ہے آئندہ ہر ایک ممبر کی طرف سے کوئی نہ کوئی بات ہو ماہ میں ضرور آنی چاہئے۔ کوئی ایسا مہینہ نہ گذرنے پائے جس میں انہوں نے کوئی تجربہ یا تحقیق کر کے نہ لکھا ہو۔ ایسی سست چال سے منزل مقصود تک پہنچنا محال بلکہ ناممکن ہے۔

۳ کی رائے ایسی ہے جس کے متعلق میں خود بخود فیصلہ کر کے کوئی خاص کارروائی نہیں کر سکتا بلکہ اسکو میں تمام ممبران کے سامنے پیش کر کے مشورہ لیتا ہوں کہ آیا یہ صحیح بات ہے یا غلط ہے۔ پھر انکے جوابات کے آنے پر کوئی کارروائی کر سکونگا۔

مجھے اپنے دوستوں کے خطوط پڑھکر جو خوشی ہوئی ہے اسکا شکریہ کرتے ہوئے ممبران انجمن کی اکثریت رائے پر مندرجہ ذیل فیصلہ آئندہ سال کے لئے کیا گیا ہے۔ رسالہ چالیس صفحہ کا ہوگا۔ جس میں سولہ ابتدائی صفحات اعلےٰ کاغذ کے اور باقی ۲۴

صفحات اس سے ادنے کاغذ کے نکالے جائینگے۔ قیمت عام خریداران سے وہی تین روپیہ رہے گی۔ لیکن ممبران انجمن سے حسب حیثیت و استطاعت پانچ روپیہ سے دس روپیہ تک قیمت سالانہ لی جائیگی۔

ممبران انجمن میں سے جو شخص آئندہ تین روپیہ قیمت ارسال کرینگے۔ وہ عام خریدار متصور ہوکر حقوق ممبری سے دست بردار سمجھے جائینگے۔ اور آئندہ وہ مراعات خاص جو ممبران سے متعلق ہیں۔ ان سے نہ ہونگی۔ (احمد الدین)

نئی تحقیقات و تجربات

مکرمی جناب حکیم احمد الدین صاحب

السلام علیکم۔ حسب الارشاد پیتا کی بابت جو تجربہ بندہ نے حاصل کیا ہے۔ ذیل میں درج ہے۔ بعد درست کرنے کے (اگر مناسب سمجھیں) درج رسالہ فرماویں۔

پیتا کو کسی کھردرے اور صاف پتھر یا مٹی کے برتن پر ہمراہ پانی یا عرق گلاب کے گھس کر قریب ڈیڑھ دورتی کے حاصل کریں یا ایک ہی دفعہ قریب دو ماشہ تیار کر کے اس کو آٹھ دس خوراکوں میں تقسیم کریں۔ اور مریض کو ایک خوراک جو کہ اوپر مذکور ہوئی استعمال کراویں اور اگر قے ہو جاوے۔ بعد چند لمحوں کے مکرر استعمال میں لاویں تاوقتیکہ قے و اسہال بند ہو جاویں۔ اور بحالت بند ہو جانے قے اسہال کے بھی ہر ایک گھنٹہ بعد دوا کا استعمال جاری رکھیں۔ یہ دوا بوجہ مقوی معدہ ہونے اور قوت ترياقیہ رکھنے کے معدہ کو تمام زہریلے اثرات پر حاوی ہونیکے قابل بناتی ہے۔ اور پہلی تین چار خوراکوں میں ہی تشنج۔ تقشر القلب اور غنودگی وغیرہ کو فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ البتہ پیاس کچھ زیادہ دیر تک رہتی ہے جو کہ بعد کی خوراکوں سے کافور ہو جاتی ہے۔

علامات ہیضہ شروع ہونے پر ہی اگر اسکو استعمال کر لیا جاوے تو انشاء اللہ آفات سے بچاؤ رہتا ہے۔ احقر خود پچھلے دنوں جبکہ ہیضہ کا اس جگہ زور تھا اس مرض میں مبتلا ہوا۔ اور خدا کا شکر ہے۔ کہ جلد ہی اس دوا سے صحت حاصل ہوئی۔

یہ دوا مقوی باہ اور مقوی نظام عصبی بھی ہے۔ **اعضا متاثرہ**۔ معدہ۔ دل اعضاء تناسل دماغ ہیں۔

ذیل کا نسخہ خارش ہر قسم اور زخموں کے لئے مجرب ہے۔

نسخہ۔ پارہ۔ گندھک۔ طوطیا۔ رال۔ سنگرف۔ مساوی الوزن لیکر پہلے پارہ اور گندھک اور پھر باقی اجزاء داخل کر کے باریک پیسیں اور حسب ضرورت مکھن یا روغن زرد دھویا ہوا داخل کر کے بطور طلا خارش پر لگائیں اور بعد دو گھنٹہ کے عمدہ صابن سے دھو ڈالیں انشاء اللہ بہت جلد آرام ہوگا۔ (حبیب اصغر از راولپنڈی)

ع ۲

امرت رسائن

شدھ پارہ ۱ تولہ۔ گندھک آملہ سار شدھ ۲ تولہ۔ سونٹھ ۲ تولہ۔ مرچ سیاہ ۲ تولہ پیپل ۲ تولہ۔ سندھ نمک ۳ تولہ۔ نمک سیاہ ۳ تولہ۔ وڈ نمک ۳ تولہ۔ کھاری نمک ۳ تولہ۔ سانبھر نمک ۳ تولہ بھانگ مدبر ۸ تولہ۔ ترکیب اول پارہ گندھک کو اسقدر کھرل کریں کہ مانند کاجل سیاہ ہو جاوے اور آگ پر ڈالنے سے آواز نہ دیوے اور باقی تمام ادویہ کا سفوف بنا کر چھان لیویں اور کجلی شدہ دوائی میں ملا لیویں۔ خوراک ۱ ماشہ سے ۴ ماشہ تک ۱ ماہ کانجی ۴ تولہ پاچھاچھ ۴ تولہ یا انار دانہ کا پانی ۱ تولہ۔ سماق کا پانی ۱ تولہ یا سکنجبین سادہ ۴ تولہ یا لیموں ۴ تولہ مناسب موقعہ دے سکتے ہیں۔ انار دانہ ۱ تولہ یا سماق ۱ تولہ کا پانی ۴ تولہ میں مل کر نکال لیویں۔ اس کے چند روز استعمال سے ہر قسم کا جلاب و سنگرہنی بند ہو جاتی ہے۔ سوا اس کھانسی میں صرف اسکا ہی استعمال کریں۔ ہمراہ دافعہ کھانسی دے سکتے اگر نہ بھی دیں تو اکیلی فائدہ دکھاتی ہے۔

شول۔ بخار۔ لوبتی ولرزہ ہر امراض پیٹ۔ دق سل چھ قسم یوا سیر کشٹ روگ۔ رقت حلق کے تمام روگ دور کرتی ہے اور ضعف ہاضمہ ضعف معدہ کو قوت دیتی ہے۔ اسکی مداومت سے دیرینہ بڑھتا ہے۔ بدھی تیز ہوتی ہے۔ مزاگنی کو بیدار کرتا ہے صدہا مریضوں پر تجربہ کیا گیا مفید پایا۔ اس لئے فائدہ عوام کیلئے ظاہر کر دیا گیا جو صاحب تجربہ کرینگے خود داد دیوینگے آزمائش سے تعلق رکھتا ہے۔ آئندہ بھی کوئی نسخہ تحریر کیا جاویگا۔ خادم الاطبا ایس سے رام آنند کیرت پور